REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD.NO.P/GDP--3

جلد ۳۴

شمارہ ۱۵

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- خورشید احمد انور

نائب :- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN--143516

۱۹ رجب ۱۴۰۵ھ ۔ ۱۱ شہادت ۱۳۶۴ ہش ۔ ۱۱ اپریل ۱۹۸۵ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۸ شہادت (اپریل)۔ حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں لنڈن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاع کے مطابق حضور بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور مقاصد عالیہ میں کامیابی عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

قادیان ۸ شہادت (اپریل)۔ بذریعہ تار ملنے والی اطلاع ... محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ امیر جماعت احمدیہ قادیان مع رفقاء سفر مورخہ ۵ اپریل کو بخیر و عافیت لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ امید ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کا سالانہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو چکا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس روحانی اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت اور نتیجہ خیز بنائے۔ آمین۔

★ مقامی طور پر محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ مع بچگان اور جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

کنڈور (ضلع ورنگل) میں

جماعت ہائے احمدیہ آندھرا پردیش کی دو روزہ کامیاب سالانہ کانفرنس

محترم ناظر صاحب اعلیٰ اور محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی شرکت اور ولولہ انگیز خطابات

رپورٹ مرتبہ :- مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج احمدیہ مسلم مشن آندھرا پردیش

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ایک طرف تو مخالفین جماعت احمدیہ کو ختم کر دینے کے بلند بانگ دعاوی کر رہے ہیں، دوسری طرف خدا تعالیٰ کی تقدیر جماعت احمدیہ کو وافر مقدار میں روحانی ثمرات سے نواز رہی ہے جس کا عینی مشاہدہ مورخہ ۱۶۔ ۱۷ مارچ ۱۹۸۵ء کو منعقدہ سالانہ کانفرنس آندھرا پردیش کے موقعہ پر ہم نے اپنی آنکھوں سے کیا۔ قارئین بدر کے افادہ کے لئے اس کانفرنس کی مختصر روئیداد درج ذیل ہے۔

مجلس استقبالیہ :

باہمی مشورہ سے طے کیا گیا کہ امسال جماعتہائے احمدیہ کی سالانہ کانفرنس مورخہ ۱۶۔ ۱۷ مارچ کو بمقام کنڈور ضلع ورنگل منعقد ہو جس کی اجازت نظارت دعوۃ و تبلیغ سے حاصل کی گئی۔ اور درخواست کی گئی کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ بھی اس میں شرکت فرمائیں۔ مرکز سے منظوری ملنے پر سب کمیٹیاں تشکیل دی گئیں اور کانفرنس کی وسیع پیمانہ پر تیاریاں شروع کر دی گئیں۔ محترم سید جہانگیر علی صاحب نائب امیر جماعت کو منتظم کانفرنس، محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری قائد علاقائی آندھرا کو منتظم استقبالیہ، محترم سیٹھ سید جہانگیر احمد صاحب کو منتظم لنگر خانہ اور مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب کو منتظم بجلی مقرر کیا گیا۔ جبکہ کانفرنس کے پروگرام مکرم مولوی شیخ مسعود احمد صاحب انچارج معلم وقف جدید نے تیار کئے۔

تشہیر کانفرنس :

اس موقعہ کے لئے "عقائد احمدیت" پر مشتمل پانچ ہزار پمفلٹ تلگو میں شائع کیا گیا۔ نیز تلگو میں بڑے اشتہارات بھی شائع کروائے گئے جنہیں موزوں مقامات پر چسپاں کرنے کے لئے مکرم محمد حبیب احمد صاحب شاہد اور مکرم سید لیسین احمد صاحب شمیم کو بذریعہ موٹر سائیکل ضلع ورنگل بھجوایا گیا۔ کثیر الاشاعت اخبار "سیاست" اور "رہنمائے دکن" میں اس کانفرنس کی خبریں شائع ہوئیں۔ جبکہ پندرہ روزہ "کمیونل ہارمنی" نیز ریاستی صفحات پر مشتمل اعلانات کانفرنس اور

جماعت احمدیہ کا تعارف معہ فولڈرز شائع کئے
کانفرنس کے لئے خصوصی دورہ :

محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد اور خاکسار نے علاقہ ورنگل کا تفصیلی دورہ کر کے نو مبائعین کو اس کانفرنس میں شرکت کے لئے تیار کیا۔ نومبائعین نے اپنے کو نشستیں بجا دل اس کانفرنس میں دینے کا وعدہ کیا۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

مجالس خدام الاحمدیہ کا آٹھواں اور مجالس اطفال الاحمدیہ کا ساتواں
سالانہ مرکزی اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مجالس خدام الاحمدیہ کے آٹھویں اور مجالس اطفال الاحمدیہ کے ساتویں سالانہ مرکزی اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۱۸۔۱۹۔۲۰ اکتوبر ۱۹۸۵ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

قائدین کرام نہ صرف خود ایسے ایک بابرکت روحانی اجتماع میں شریک ہوں بلکہ اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اجتماع میں بھجوانے کی کوشش کریں۔ واضح رہے کہ معیار انعام خصوصی کے مطابق سالانہ اجتماع میں ہر مجلس کی کم از کم دس فیصد نمائندگی ضروری ہے۔ اجتماع سے پہلے پہلے چندہ اجتماع کی صد فیصد فراہمی کی بھی کوشش کی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور زیادہ سے زیادہ نمائندگان مجالس کو اس میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ہارڈ ویئر سٹور، صالح پور، کٹک (اڑیسہ)

مالک صلاح الدین ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

کلکتہ بک فیئر میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی بک سٹال

آنریبل گورنر مغربی بنگال کی خدمت میں قرآن مجید کا تحفہ

رپورٹ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ

کلکتہ پبلشرز اینڈ بک سیلرز گلڈ کی جانب سے منعقد ہونے والے عظیم کتابی میلے (کلکتہ بک فیئر) میں گزشتہ سات سالوں کی طرح اِس سال بھی جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے ایک تبلیغی اسٹال لگایا گیا۔ جو خدا کے فضل سے بے حد کامیاب رہا۔ الحمد للہ۔ واضح رہے کہ اِس میلے میں کلکتہ کے علاوہ تمام ہندوستانی اور بعض غیر ملکی اِدارے بھی اپنا اپنا اسٹال لگاتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق دس لاکھ سے زائد لوگوں نے اِس میلے کو دیکھا۔

جماعت کے تبلیغی اسٹال کی تیاری کے سلسلہ میں بنگلہ اور انگریزی زبان میں مختلف مضامین پر مشتمل دس قسم کے ٹریکٹ اور فولڈرز قبل از وقت شائع کئے گئے جس میں سے ۵ ہزار سے زائد فولڈرز اور ٹریکٹ اس موقعہ پر مفت تقسیم کر دیئے گئے۔

موجودہ حالات کے پیشِ نظر خاص طور سے دس صفحات پر مشتمل ایک ٹریکٹ بعنوان "WHAT'S ZIA DOING" شائع کیا گیا تھا جس میں جماعتِ احمدیہ کا مختصر تعارف دے کر جنرل ضیاء کے جاری کردہ جماعتِ احمدیہ کے خلاف ظالمانہ آرڈیننس اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بی بی سی لندن سے ۲۶ مئی ۱۹۸۴ء کو نشر کئے گئے انٹرویو کا انگریزی ترجمہ دیا گیا تھا۔ آخر میں بیرونی ممالک کے چند احمدیہ مشنوں کے ایڈریس دیئے گئے تھے۔ نام کے اعتبار سے بھی یہ ٹریکٹ اس قدر جاذبیت رکھتا تھا کہ اسٹال کے سامنے سے گزرنے والے لوگ بھی بڑے اشتیاق سے مذکورہ ٹریکٹ حاصل کرتے تھے۔

اسٹال کا گیٹ پندرہ فٹ بلند "منارۃ المسیح" کے ماڈل اور خوبصورت گنبد سے آراستہ تھا۔ جس کی پیشانی پر سب سے اوپر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ درمیان میں احمدیہ مسلم انٹرنیشنل اور سب سے نیچے "LOVE FOR ALL, HATRED FOR NONE" جلی حروف میں لکھا گیا تھا۔ ناظرین محبت و رواداری کے اِس پُر کشش انگریزی سلوگن کو بڑی پسندیدگی سے پڑھتے۔ ہمارے اسٹال میں اُردو۔ ہندی انگریزی کے علاوہ بنگلہ۔ گجراتی۔ تامل۔ ملیالم۔ اُڑیہ۔ گجراتی اور پنجابی زبان میں بھی سلسلہ کا لٹریچر دستیاب تھا۔ جو کہ علیحدہ علیحدہ خوبصورت الماری نما ریکوں میں ترتیب کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ نیز تبلیغی نقطۂ نگاہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دورۂ افریقہ و یورپ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ یورپ اور مشرق بعید۔ اسی طرح بیرونی ممالک کے دیار التبلیغ و مساجد کی تصاویر خاص ترتیب کے ساتھ سجائی گئی تھیں۔ نیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کے اہم اقتباسات بھی مختلف زبانوں میں لکھ کر بینرز کی شکل میں آویزاں کئے گئے تھے۔ جس سے نہ صرف سٹال میں غیر معمولی جاذبیت پیدا ہوگئی تھی۔ بلکہ لوگ کتابوں کے ساتھ ساتھ بڑے اشتیاق سے تصاویر دیکھتے اور اقتباس پڑھ کر متاثر ہوتے۔

سٹال میں مجلس خدام الاحمدیہ نے ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ تلاوت و نظم اور سیدنا حضور انور کے خطاب اور سوال و جواب کی کیسٹس سننے کا بھی انتظام کیا ہُوا تھا۔ جو اپنی افادیت کے ساتھ مسلسل جاری رہا۔ کلکتہ جماعت کے خدام انصار خدا کے فضل سے ہر روز اسٹال میں آجاتے اور اسٹال میں آنے والے لوگوں کو جماعت کا تعارف کراتے اور لوگوں کے سوالوں کا جواب دیتے اور اکثر بڑے ہی خوشگوار ماحول میں تبادلۂ خیالات کا سلسلہ شروع ہو جاتا جو بعض اوقات گھنٹوں جاری رہتا۔

جو دوست ہمارے اسٹال میں کُتب خریدتے یا غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کرتے خُدام ان کا ایڈریس لے لیتے تاکہ سارا سال اُن سے گاہے بگاہے رابطہ قائم کیا جاتا رہے۔ اِس سال یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ اِنہی ایام میں کلکتہ میں قادیان سے بعض مرکزی نمائندے تشریف لائے۔ وہ بھی ہر روز وقت نکال کر اسٹال میں حاضر ہو جاتے۔ چنانچہ مکرم انچارج صاحب وقفِ جدید مکرم وکیل الاعلیٰ صاحب تحریک جدید اور مکرم ایڈیٹر صاحب اخبار بدر خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

یہ نمائش مورخہ ۳۰ جنوری سے شروع ہو کر ۱۰ فروری تک کُل بارہ دن جاری رہی۔ دوران نمائش ۷ فروری کو مغربی بنگال کے گورنر جناب شری اوما شنکر دکشت بک فیئر میں تشریف لائے۔ موصوف جب احمدیہ سٹال کے سامنے سے گزر کر ایک اسٹال کے سامنے رُکے تو خاکسار نے آگے بڑھ کر جماعتِ احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے موصوف کی خدمت میں قرآن مجید اور اسلامی اصول کی فلاسفی انگریزی کا تحفہ پیش کیا جو موصوف نے یہ کہتے ہوئے کہ میں آپ کی جماعت کو جانتا ہوں اور اِن دنوں پاکستان کی حکومت آپ لوگوں پر بہت ظلم کر رہی ہے نہایت احترام کے ساتھ تحفہ قبول کیا۔ اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے پڑھنے کا وعدہ کیا۔ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے انچارج وقفِ جدید اس موقع پر خاکسار کے ہمراہ تھے۔

دوسرے روز کلکتہ کے کثیر الاشاعت اخبار آزاد ہند نے "گورنر کو قرآن مجید پیش کیا" کے عنوان کے ساتھ لکھا:۔

"(اسٹاف رپورٹر) کلکتہ میدان میں کل شام کتابی میلہ دیکھنے گورنر مغربی بنگال شری اوما شنکر دکشت تشریف لائے تھے کتابی میلے میں احمدیہ فرقے کے بُک اسٹال سے سلطان ظفر صاحب اور ملک صلاح الدین صاحب نے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ گورنر کو پیش کیا۔ جسے انہوں نے شکریہ اور احترام کے ساتھ قبول کیا۔"

آخر میں قارئین سے دُعا کی استدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس حقیر سعی کو قبول فرمائے اور اس کے نیک اور دُور رس نتائج برآمد فرمائے۔ اور سعید رُوحوں کو احمدیت کے قبول کرنے کی سعادت بخشے۔ آمین۔

درخواستِ دُعا: خاکسار کی اہلیہ کے دل کے والو کا دوبارہ آپریشن تجویز ہوا ہے مورخہ ۲۰ اپریل کو پی جی آئی چنڈی گڑھ میں داخل کرایا جائے گا احباب اُن کے آپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ کیلئے دُعا کریں۔ (محمد کریم الدین شاہد قادیان)

نعت

بحضور حضرت اقدس سید الاولین والآخرین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

سیدِ کونین پر لاکھوں سلام — بامحبت، باادب، بااحترام
انبیاء و اولیاء تھے منتظر — شوق رکھتے تھے زیارت کا کرام
اے نبیِ انبیاء ختم الرسل — بانیِ امنِ عالم کے امام
تیرے آنے سے قضا رحمت ہوئی — آسماں سے چھٹ گئے کالے غمام
تو نے روشن کر دیا کونین کو
اے سراجِ انبیاء فخر الانام
تجھ پہ لاکھوں رحمتیں لاکھوں سلام

تیری برکت سے ہُوا پیچ کا مراں — جھوٹ کو لازم ہے دائم انہدام
عدل اور انصاف قائم ہوگیا — اے سراپا حسن اے جُود و اکرام
دشمنانِ دینِ حق سے بارہا — عفو سے ہی لے لیا ہے انتقام
تیری اُمت کو ملی راہِ فلاح — دین و دُنیا میں ہے پیدا انضمام
ہر پریشانی سے دیتا ہے نجات
تیرے دامن سے تعلق اعتصام
تجھ پہ ہوں دائم محبت کے سلام

تیرا ہی اُسوہ ہے، یہ جس کے طفیل — رُتبہ گلزار پائیں گے سارے غلام
دین میں اکراہ کی لغزش نہیں — تو ہی لایا ہے خدا سے یہ پیام
رُشد بیّن ہوگیا ہے غیّ سے — ارے حقیقت میں نہیں کوئی کلام
جارحیت منع ہے اسلام میں — امنِ عالم کو ہُوا حاصل دوام
ہر جہت میں ہے ترا فیضانِ عام
رحمۃ للعالمیں ہے نبیِ انام
تجھ پہ لاکھوں رحمتیں لاکھوں سلام

خاکسار عبد الرحیم راٹھور

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۸ فتح ۱۳۶۳ ہش بمطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۸۴ء بمقام پیرس (فرانس)

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے — (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل قرآنی آیات تلاوت فرمائیں :-

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ ۞ بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّ شِقَاقٍ ۞ کَمْ اَهْلَکْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّ لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ ۞ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَ قَالَ الْکٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ کَذَّابٌ ۞

(سورۃ صٓ آیت : ۱ تا ۴)

اور پھر فرمایا :-

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ، خدا تعالیٰ کے صادق نام کا ذکر فرما کر قرآن کی قسم کھا کر یہ بیان کرتا ہے یعنی خدا تعالیٰ کے الفاظ میں پہلے خدا کی صادق صفت کا ذکر فرمایا گیا اور پھر قرآن عظیم کی قسم کھا کر یہ بیان کیا گیا کہ یہ ذکر کتاب ہے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں

ہر قسم کی نصیحتیں

موجود ہیں۔ ہر قسم کے ایسے واقعات موجود ہیں جن سے اہل بصیرت نصیحت پکڑ سکتے ہیں بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّ شِقَاقٍ بلکہ ساتھ یہ ذکر کیا گیا ہے بَلْ لفظ لاکر کہ باوجود اس کے کہ ایسا ہے اور ہر اہل علم اور اہل بصیرت اس قرآن کریم سے نصیحت پکڑ سکتا ہے۔ لیکن افسوس ان لوگوں پر جنہوں نے انکار کیا۔ وہ عزت اور شقاق میں مبتلا ہیں۔ جھوٹی عزت کا زعم ان کو گھیرے ہوئے ہے۔ ان کو ہوش نہیں آنے دیتا۔ ان کو حقائق کو دیکھنے سے محروم کئے ہوئے ہے۔ اور شدید دشمنی میں مبتلا ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جھوٹی عزت کا تصور بھی انسان کی عقل پر پردے ڈال دیتا ہے۔ اور غصہ بھی انسان کی عقل پر پردے ڈال دیتا ہے۔ غرضیکہ ان کی عقلوں پر دوہرے پردے ہیں۔ ایک عزت نفس کا جھوٹا پردہ اور ایک وہ دشمنی جو ہمیشہ سے اہل حق کے خلاف اہل باطل رکھتے رہے ہیں۔ ان دونوں پردوں نے ان کی عقل کو مفلوج کر دیا ہے۔ اور وہ دیکھ نہیں سکتے کہ قرآن کریم ذی الذکر کتاب ہے۔ تمام دنیا کی نصیحتیں اس میں موجود ہیں۔ اس کو دیکھیں اور اس سے استفادہ کریں اور وہ نہیں دیکھ سکتے۔ کَمْ اَهْلَکْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ کہ یہ پہلا واقعہ تو نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ نے مختلف زمانے کے لوگوں کو ہلاک کیا ہو۔ فَنَادَوْا وَّ لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ ایسے وقت آتے ہیں صاحب عزت قوموں پر۔ اور ان قوموں پر جو حق کی دشمنی میں پاگل ہوتی چلی جاتی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے بیان کے مطابق جب ان کی پکڑ کا وقت آیا فَنَادَوْا انہوں نے ایک دوسرے کو مدد کے لئے پکارا وَّ لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ لیکن وہ وقت مدد کا وقت نہیں رہا تھا۔ وہ ایسا وقت نہیں تھا کہ خدا کی پکڑ کے خلاف کوئی ان کی مدد کو آسکتا۔ اور آغاز ان کے انکار کا تعجب کی بناء پر ہے۔ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ ان کو تعجب یہ ہے کہ ان میں سے ہی ایک ڈرانے والا کیسے پیدا ہو گیا۔ وَقَالَ الْکٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ کَذَّابٌ اور انکار کرنے والوں نے کہا کہ یہ بھی کوئی جادوگر ہے۔ اور بہت بڑا جھوٹا ہے۔ اس آخری آیت میں قرآن کریم نے

انکار کرنے والوں کی نفسیاتی کیفیت

بیان فرما کر انکار کی بنیادی وجہ بیان فرما دی۔ اگرچہ اس ذکر کا آغاز عزت اور شقاق سے فرمایا یعنی وہ جھوٹی عزتوں میں مبتلا ہیں۔ وہ نفرتوں میں مبتلا ہیں۔ لیکن جب تجزیہ فرمایا کہ آغاز کیسے ہوا کفر کا تو اس میں دو باتیں بیان فرمائیں کہ وہ ساحر کہتے ہیں اور کذاب کہتے ہیں۔ اور تعجب اس لئے ہے کہ ان ہی میں سے کیسے ایک نذیر آگیا۔

اگر آپ اس آیت پر غور کریں تو آپ کو ایک بہت ہی حکمت کی بات ہاتھ آئے گی۔ ایک گہرا نکتہ نظر آئے گا نفسیاتی جس کی بناء پر قومیں وقت کے انبیاء کا انکار کیا کرتی ہیں۔ اس آیت کو سمجھنے کے لئے کلید اس بات میں ہے کہ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ان کو تعجب یہ ہے کہ ان میں سے کیسے کوئی نذیر کوئی ڈرانے والا پیدا ہو گیا۔ بات یہ ہے کہ ایسے وقت میں جب کہ انبیاء تشریف لاتے ہیں قومیں جھوٹی اور فریبی ہو چکی ہوتی ہیں۔ سحر سے مراد فریب کار ہے اور کذاب جھوٹے کو کہتے ہیں۔ کذب سے نکلا ہے یہ لفظ۔ تو جو دو الزام وہ انبیاء پر رکھتے ہیں کہ یہ فریب کار ہے اور جھوٹا ہے۔ یہ اس وجہ سے رکھتے ہیں کہ خود وہ جھوٹ اور فریب کاری میں مبتلا ہو چکے ہوتے ہیں۔ اور اتنے فریب کار بن چکے ہوتے ہیں، اتنے جھوٹے ہو چکے ہوتے ہیں کہ خود سوچ بھی نہیں سکتے کہ اللہ تعالیٰ نے ان جیسے لوگوں میں سے کوئی نبی چن لیا اپنے لئے۔ ساری قوم جو جھوٹی ہو چکی ہو، جو فریب کار ہو چکی ہو، اِلّا ماشاء اللہ، ہر قوم میں استثناء موجود ہوتے ہیں۔ لیکن

قرآن کریم جب قوموں کی بات کرتا ہے

تو عمومی حالت پر بات کرتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ انبیاء ایسے وقت میں آتے ہیں کہ جبکہ قومیں خود بھی فریب میں مبتلا ہوتی ہیں۔ اور دوسروں کو بھی فریب دے رہی ہوتی ہیں۔ خود بھی جھوٹی ہوتی ہیں اور دوسروں کو بھی جھوٹا سمجھ رہی ہوتی ہیں۔ اس وقت جب اللہ تعالیٰ ان کی تقدیر بدلنے کا فیصلہ فرماتا ہے اور ان میں سے ہی ایک عام انسان کو اپنے لئے چن لیتا ہے کہ وہ قوم کو ڈرائے۔ تو یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ ہم جیسے لوگوں میں سے کیسے خدا تعالیٰ کو ایک ایسا انسان مل گیا جو نہ فریب کار ہو نہ جھوٹا ہو تو دراصل یہ ان کی نفسیاتی حالت کا پرتو ہے۔ جو انبیاء کو جھٹلانے کا موجب بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے باوجود جیسا کہ ہمیشہ سے خدا تعالیٰ کی تقدیر کام کرتی چلی آئی ہے ایسی قومیں بالآخر اللہ کی پکڑ کے نیچے آجاتی ہیں۔ اور جب خدا کی پکڑ کا وقت آتا ہے تو خواہ وہ کتنا ایک دوسرے کو مدد کے لئے پکاریں یا اپنے سے باہر کسی کو مدد کے لئے پکاریں اس وقت بچنے کا وقت ہاتھ سے نکل چکا ہوتا ہے۔

جو حالات اس وقت پاکستان میں گزر رہے ہیں ان کو دیکھتے ہوئے تشویش زیادہ پیدا ہو رہی ہے بہ نسبت اس کے کہ ان کی حرکتوں پر غصہ آئے۔ دن بدن میرا فکر تو ان کے لئے بڑھتا چلا جا رہا ہے اور صرف ان کے لئے ہی نہیں عالم اسلام

"دعا ایک ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے اور مردہ کو زندہ کر سکتی ہے"
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- گلوب ربر مینوفیکچررس ۱۰/۱ راجندر راسرانی۔ کلکتہ ۷۳ ۷۰۰۰۰
فون :- 27-0441
گرام :- "GLOBEXPORT"

کے لئے بھی عموماً اور اس تمام دنیا کے لئے، اس زمانے کے انسانوں کے لئے بھی۔ اس وجہ سے کہ جو کچھ پاکستان میں ہو رہا ہے یہ کوئی تنہا ایک ملک میں ہونے والا واقعہ نہیں ہے بلکہ

ایک عالمی سازش

کے نتیجے میں ہو رہا ہے۔ اس عالمی سازش میں دنیا کی بڑی طاقتیں بھی ملوث ہیں اور اسلامی ممالک میں سے بعض بھی ملوث ہیں اس لئے ان واقعات کی جڑیں بہت ... اور بہت دُور تک جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے تو کوئی چیز مخفی نہیں رہ سکتی۔ ہم اگر یہ کہیں کہ فلاں بھی اس میں ذمہ دار ہے اور فلاں بھی اس میں ذمہ دار ہے تو دنیا والے تو کہیں گے تم اسی طرح باتیں کرنے ہو جس طرح لوگوں کی عادت ہے، ہر بات کو کسی بڑی طاقت کے سر پہ تھوپ دینا، ہر بات کو اس سے پہلے کی کسی سازش کا نتیجہ قرار دے دینا یہ ساری باتیں دنیا میں ہوتی رہتی ہیں۔ اور کوئی بھی ہماری بات پر اس کو تسلیم نہیں کر سکتا۔ لیکن فی الحقیقت ایسا ہی ہے اور بڑی گہری نظر سے اور بڑی وسیع نظر سے میں نے جو حالات کا مطالعہ کیا ہے تو مجھے یہ دکھائی دے رہا ہے کہ ان واقعات کے پیچھے ایک بہت بڑی سازش ہے جو دراصل عالمِ اسلام کے خلاف ہے۔ اور عالمِ اسلام ہی کو اُس

سازش کا آلۂ کار

بنایا جا رہا ہے۔ اور جن کو آلۂ کار بنایا جا رہا ہے اُن کو علم بھی نہیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں، کیوں کر رہے ہیں، کن مقاصد کے لئے، کن اسلام کے دشمن کو فائدہ پہنچانے کے لئے کر رہے ہیں۔ اس لئے کوئی آپ کی بات یا میری بات کو تسلیم نہیں کرے گا۔ لیکن اللہ کی نظر تو حقائق کے پاتال تک ... ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تو کوئی چیز مخفی نہیں ہے۔ اس لئے جب وہ سزا کا فیصلہ کرتا ہے تو سب مجرموں کو پکڑتا ہے اسی وجہ سے میں جماعت کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ صرف جماعت احمدیہ کے اُن مظلوموں کے لئے دعا نہ کریں جو ایک بدقسمت ملک میں اس وقت مظالم کا شکار ہیں۔ بلکہ عالمِ اسلام کے لئے بھی دعا کریں اور تمام دنیا کے لئے بھی دعا کریں۔ کیونکہ جب خدا تعالیٰ کی پکڑ آتی ہے تو بعض دفعہ اس پکڑ کا طریق ایسا ہوتا ہے کہ اس میں بعض معصوم بھی تکلیف اُٹھاتے ہیں۔ اور عالمی جنگوں کی صورت میں یا اور ایسے عذابوں کی صورت میں جو تمام دنیا پہ چھا جاتے ہیں۔ پھر یہ تفریق مشکل ہو جاتی ہے کہ کون معصوم ہے اور کون معصوم نہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ

جماعتِ احمدیہ کی حفاظت

خدا تعالیٰ فرمائے گا اس میں کوئی بھی شک نہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ بہرحال ایک تکلیف کے دور میں سے پھر بھی گزرے گی۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ہر فردِ جماعت خواہ وہ معصوم بھی ہو اس کی ضمانت بھی نہیں دی جا سکتی۔ اور اس میں بھی ذرا شک نہیں کہ دنیا میں سب آدمی خطاکار نہیں ہوتے۔ بڑے بڑے شرفاء بڑے بڑے نیک لوگ ہر مذہب میں پائے جاتے ہیں، ہر خطے میں پائے جاتے ہیں۔ اور قرآن کریم ان کا ذکر فرماتا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہود میں سے بھی ایسے ہیں کہ جن کے پاس اگر دولتوں کا ڈھیر بھی رکھوا دو تو وہ ہرگز بد دیانتی کی نظر اُس پر نہیں کریں گے۔ یعنی بنیادی طور پر اُن میں شرافت پائی جاتی ہے۔ عیسائیوں میں سے بھی بہت نیک لوگ اور خدا ترس لوگ ہیں جو خدا کا ذکر سنتے ہیں تو اُن کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں۔ اُن کے دل نرم ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ تو ہر جگہ نیکی کی قدر فرماتا ہے۔ ہر قوم میں نیکی کے وجود کا اثبات کرتا ہے۔ ... بتاتا ہے کہ قوموں کو بحیثیتِ مجموعی رد نہیں کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں ہر جگہ حُسن پایا جاتا ہے۔ ہر جگہ اچھے لوگ ملتے ہیں۔ تو وہ سارے لوگ بھی بڑی مصیبتوں کے وقت میں دکھ اُٹھاتے ہیں۔ معصوم بچے دُکھ اُٹھاتے ہیں، عورتیں تکلیف اُٹھاتی ہیں، مرد دکھ اُٹھاتے ہیں، بوڑھے اور بیمار دکھ اُٹھاتے ہیں تو یہ جو حرکت ہے یہ ایک بہت ہی خطرناک حرکت ہے۔ جماعت احمدیہ کے لئے جو خطرات ہیں یہ تو ہیں خواہ کتنے سنگین دکھائی دیں لیکن

امرِ واقعہ یہ ہے

کہ ہر خطرے کے بعد جماعت احمدیہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں کی اور برکتوں کی بارشیں نازل ہوتی ہیں۔ کوئی بھی ایسا وقت نہیں آیا جماعت پر جسے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ... اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل نہ فرمایا ہو۔ تو ہمارا تو ایک ضامن موجود ہے ہمارا تو ایک مقتدر موجود ہے جس کے ہاتھ میں ہمارا ہاتھ ہے وہ کبھی ہمیں ضائع نہیں ہونے دے گا۔ اس کامل یقین کے ساتھ ہم ہمیشہ زندہ رہتے ہیں اور ہمیشہ زندہ رہے ہیں اور ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ لیکن وہ مذاہب جو اس مقتدر سے غافل ہیں، جو اس کی تقدیر کے خلاف تدبیریں سوچ رہے ہیں کہ

”وہ ارادے ہیں کہ جو ہیں برخلافِ شہریار“

اللہ تعالیٰ کے ارادوں کے خلاف اُس کی تقدیر سے ٹکرانے والی تدبیریں سوچ رہے ہیں، اُن کا تو کوئی ضامن کوئی محافظ نہیں کوئی ولی نہیں ہے اُن کا۔ اور امرِ واقعہ یہ ہے کہ انسان جب شریف النفس ہو جاتا ہے تو خواہ وہ کتنا چاہے کہ اس کا دشمن ہلاک ہو، دشمن پہ ذلت آئے لیکن

نفس کی شرافت کا یہ دستور ہے

کہ جب دشمن پر بھی تکلیف آتی ہے تو وہ دکھ محسوس کرتی ہے۔ جتنا چاہیں آپ دل میں غبار رکھیں کہ ہم سے بہت ظلم ہوا ہم پر بڑے ستم ہوئے۔ اللہ کی پکڑ کب آئے گی۔ لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جب بھی خدا کی پکڑ آئے گی آپ کو دکھ ہوگا۔ کیونکہ شریف النفس انسان اپنے سامنے غیر کی تکلیف دیکھ نہیں سکتا۔ خواہ کیسا ہی اُس کو صدمہ پہنچا ہو، جب تکلیف کا وقت آتا ہے وہ ساری باتوں کو بھلا دیتا ہے بالکل برعکس حال ہے لئیم اور کمینے انسان کا۔ ایک کمینہ فطرت انسان خواہ کتنے ہی اُس پر احسان کئے گئے ہوں جب وقت آتا ہے آزمائش کا تو سب احسانوں کو بھلا کر مقابل پر وہ تکلیف پہنچاتا ہے۔ اور تکلیف دیکھنی چاہتا ہے۔ لیکن ایک شریف النفس انسان کا حال بالکل برعکس ہوتا ہے۔ لاکھ اس پر مظالم کئے گئے ہوں جب مصیبت کا وقت آتا ہے تو اُس کے دل کی آواز بولتی ہے۔ اور وہ اُس ظالم کے لئے بھی بسا اوقات دل میں ہمدردی محسوس کرتا ہے۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ مومن کو خدا تعالیٰ سارے زمانے کے لئے ایک

ماں کا مقام

عطا فرماتا ہے۔ اور وہ ماں کا مقام ایک ایسا مقام ہے جس کی کوئی نظیر نہیں ہے۔ دنیا میں کسی رشتے میں اس کی مثال نہیں ہے۔ تکلیفیں اٹھاتی ہیں مائیں اور بعض دفعہ اپنے بچوں کے ہاتھوں تکلیفیں اُٹھاتی ہیں۔ اور پھر بھی ان کی خیر چاہتی چلی جاتی ہیں۔ اور جب مامتا حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے تو بعض دفعہ وہ بچوں کی خیر چاہتے ہوئے اُس کا نقصان بھی کر دیتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اُس کے خیر چاہنے کے جذبے میں کوئی فرق نہیں آتا۔ چنانچہ ایک ماں کا ایک ایسا ہی قصہ مشہور ہے کہ ایک ماں نے اپنے بچے کی پرورش کی اور اُس کے ساتھ بے حد محبت کی۔ یہاں تک کہ وہ بچہ تربیتی لحاظ سے بہت ہی ناقص رہ گیا۔ کیونکہ جب محبت بڑھ جاتی ہے تو بعض دفعہ تربیت میں کمی آ جاتی ہے۔ کئی بدیاں کئی خرابیاں کئی برائیاں اس میں پیدا ہو گئیں۔ یہاں تک کہ بڑھتے بڑھتے وہ اپنی

”بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے“
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS,
(READY MADE GARMENTS DEALERS)
CHANDAN BAZAR, P.O. BHADRAK Distt.-BALASORE (ORISSA) PHONE NO. 122 & 253

کی طرف سے بھی بالکل غافل ہو گیا۔ اور بے تعلق ہو گیا۔ اس کی جب شادی ہوئی تو بدقسمتی سے اس کی بیوی بھی اسی قسم کی، اسی مزاج کی تھی۔ اور اس نے ماں کے خلاف مزید کان بھرنے شروع کئے۔ اور نتیجہ اس نے ظلم پر ظلم شروع کئے اپنی ماں کے اوپر۔ لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا بعض مائیں ایسی ہیں کہ وہ بڑی تکلیف کے بعد بھی خیر کا کلمہ ہی بولتی ہیں اپنے بچوں کے لئے۔ چنانچہ وہ بھی ایک ایسی ماں تھی کہ جو کسی آزمائش کے وقت بھی بچے کے مخالف نہیں ہوتی۔ بلکہ جہاں تک اس کا بس چلا اس کے لئے دعائیں بھی کیں اور اس کو خیر بھی پہنچائی اس کی بھلائی چاہی۔ بعض دفعہ ایک انسان جب برائی کے بدلے میں بھلائی کرتا چلا جاتا ہے تو بجائے اس کے کہ ظالم اس کو سراہے اور اس کے نتیجہ میں تبدیلی پیدا کرے وہ چڑنے لگتا ہے کہ کیا وجہ ہے اس کو غصہ کیوں نہیں آرہا ہے۔ اس کو تکلیف کیوں نہیں پہنچ رہی اور یہ واقعات ایسے ہیں جو روزمرہ کی زندگی میں ہمیں دکھائی دیتے ہیں۔ ایک انسان کسی کو دکھ پہنچا کر رلانا چاہتا ہے اور اگر وہ ہنستا رہے تو رلانے والا یا رلانے کی کوشش کرنے والا یہ سمجھتا ہے کہ اسے وہ دکھ پہنچ نہیں رہا، میں کہاں سے اس کو تکلیف پہنچاؤں کس جگہ ضرب لگاؤں کہ یہ بلبلا اٹھے۔ چنانچہ صاحب حوصلہ لوگوں کو بعض دفعہ دشمن اور بھی زیادہ تکلیف دیتا چلا جاتا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ تکلیف ہو نہیں رہی شاید۔ ورنہ اتنا صبر کیسے ہو گیا۔ چنانچہ اس ماں کے متعلق یہ

بیان کیا جاتا ہے

کہ جب یہ حالت اس نے دیکھی بیٹے نے کہ یہ تو کسی طرح غصہ میں نہیں آرہی کسی طرح اس کو تکلیف پہنچ ہی نہیں رہی۔ تو اپنے خاوند سے اس نے یہ درخواست کی کہ میں تو تب راضی ہونگی جب اس ماں کا سر کاٹ کے تھال میں سجا کے میرے سامنے پیش کرو گے۔ کیونکہ اب تک تو اس کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔ جو کچھ بھی تم نے کیا اس کے باوجود بھی یہ بڑی خوش ہے۔ اور اس بدکردار بیٹے نے ایسا ہی کیا۔ جب وہ تھال پہ سر سجا کر اپنی بیوی کی طرف جا رہا تھا تو کہانی کے مطابق ٹھوکر لگی اور وہ سر زمین پر جا پڑا اور ساتھ ہی بیٹا بھی گر گیا۔ اس وقت کہتے ہیں کہ ماں کے منہ سے یہ آواز نکلی کہ اے میرے بیٹے! تجھے چوٹ تو نہیں لگی۔ کوئی تکلیف تو نہیں پہنچی۔ یعنی کٹا ہوا سر کہانی میں بول پڑتا ہے۔ اس میں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ ایک واقعہ بیان کرنے کے لئے ایک مضمون سمجھانے کے لئے ایسی کہانیاں بنائی جاتی ہیں۔ مراد یہ ہے کہ ماں کا سر کٹا ہوا زمین پر گرتا ہے اسے اپنی ہوش نہیں لیکن وہ بیٹا جو ٹھوکر کھا گیا ہے اس حالت میں بھی اس کو اس کی ٹھوکر کی تکلیف پہنچ رہی ہے کہ میرے بیٹے کو اس سے صدمہ نہ پہنچا ہو، کوئی زیادہ چوٹ نہ لگ گئی ہو۔ تو اللہ کے شیر اپنی بہت پیاری اولاد سے ماؤں کی طرح ہو جاتے ہیں۔ ان کو

قوم کی تکلیف کے نتیجے میں

لازماً دکھ پہنچتا ہے۔ خواہ وہ اسی وجہ سے تکلیف اٹھائیں کہ انہوں نے ان پر ظلم کیا ہے۔ سب سے بڑھ کر اس کی مثال حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ہے کہ ایک عظیم الشان خطاب ہے خدا کا آپ سے لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔ کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم)! تجھے دکھ دینے والے ہمیشہ تیرا برا چاہنے والے ایسے ہیں کہ جب میں ان کی ہلاکت کی خبر دیتا ہوں اور مجھے تیری فکر پڑ جاتی ہے کہ تو نہ اس غم میں ہلاک ہو جائے کہ تیرے دشمن ہلاک ہو جائیں۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ جس سے زیادہ سچا واقعہ بیان کرنا ناممکن ہے۔ وہ کہانی جو میں نے آپ کے سامنے بیان کی یہ تو ایک قصہ ہے، ایک فرضی بات ہے لوگوں نے ایک مثال گھڑ لی۔ ورنہ تو یہ ساری بات ہی جھوٹی ہے۔ مائیں بھی ایسی دیکھی ہیں جن کو غصہ آجاتا ہے۔ مائیں بھی ایسی میں نے دیکھی ہیں جو بددعائیں دیتی ہیں۔ ایسی مائیں بھی میں جانتا ہوں جو مرتے وقت تک بچوں کو معاف نہ کر سکیں۔ اور آخری کلام جو ان کے منہ سے نکلا وہ بددعا کا تھا۔ لیکن محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جیسی ماں کبھی دنیا کو نصیب نہیں ہوئی۔ ناممکن ہے اس

رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

کی کوئی مثال دنیا میں پیش کر سکے۔ خدا گواہی دے رہا ہے۔ کوئی کسی انسان کا بنایا ہوا فرضی قصہ نہیں ہے۔ رب العالمین جو عالم الغیب ہے، عالم الشہادہ ہے وہ مخاطب کر کے فرماتا ہے اور ایک جگہ نہیں دو مرتبہ ایسا ہی واقعہ قرآن کریم میں ہمیں نظر آتا ہے۔ سورہ کہف میں بھی یہی مضمون ہے یعنی ان کی ہلاکت کے متعلق جب خدا نے خبر دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دل کی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے بیان فرمایا

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا۔ کہ اے محمد! کیا حال ہے تیرے دل کا کہ ان لوگوں کی ہلاکت کی جب میں تجھے خبر دیتا ہوں تو حسرت کے ساتھ دیکھتے ہیں کہ کاش یہ اس رستے پر نہ چلتے جس راہ پر یہ چل پڑے ہیں۔ ان راہوں کے آثار دیکھتے ہوئے تیرے دل کا یہ حال ہو جاتا ہے کہ غم کے مارے اپنے آپ کو ہلاک کرے گا۔

پس ہم تو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلام ہیں۔ آپ ہی کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ ہی کی سیرت کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیسے ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمارے دلوں کو ایسا سخت کر دیا ہو کہ دشمن کی ہلاکت کے نتیجے میں ہمیں صرف خوشی پہنچے دشمن کی ہلاکت کے نتیجے میں

ایمان تو ہمارا ضرور بڑھے گا

دشمن کی ہلاکت کے نتیجے میں ایک قسم کی فرحت بھی محسوس ہوتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے دین کے غلبے کی خوشی کے نتیجہ میں پہنچتی ہے۔ دکھ کے نتیجے میں نہیں پہنچتی کسی کے۔ تعلق اس لئے کہ خدا کی تقدیر پوری ہوتی خدا کا غلبہ ہوا۔ خدا کا دین غالب آیا۔ وہ لوگ جو جھٹلایا کرتے تھے جو شیخیاں بگھارا کرتے تھے کہ کون ہے ان کا؟ ان کو خدا نے دکھا دیا کہ میں یار ان کا ہوں۔ ہمارے اللہ سے تعلق ظاہر ہو گئے دنیا پہ۔ ان باتوں کی خوشی انبیاء بھی محسوس کرتے ہیں۔ ان کے ماننے والے بھی محسوس کرتے ہیں۔ اور مومنوں کے متعلق جس طرح کا ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے وہ اسی وجہ سے ہے کہ خدا کی مدد کو اپنے لئے آتا دیکھ کر ان کو خوشی اس بات کی ہوتی ہے کہ ہم عاجز اور حقیر بندے ہم تو اس لائق نہیں تھے کہ اللہ اپنے لطف کا ثبوت دیتا ہمارے ساتھ۔ لیکن کیسا عالی شان خدا ہے ہمارا۔ کیسا پیار کرنے والا محبت کرنے والا خدا ہے کہ ہم جیسے حقیر اور عاجز بندوں کے لئے وہ ظاہر ہوا۔ یہ خوشی ضرور پہنچتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود دکھ پہنچتے ہیں ساری دنیا میں۔ جب لوگ مصیبتوں میں مبتلا ہوتے ہیں تو

سب سے زیادہ تکلیف

پھر خدا کے وہی بندے محسوس کرتے ہیں جن کی خاطر اللہ تعالیٰ کے عذاب آیا کرتے ہیں۔ تو قوم کے لئے بھی دعا کریں۔ اور ان مسلمان ملکوں کے لئے بھی دعا کریں جو بدقسمتی سے لاعلمی میں آلہ کار بنے ہوئے ہیں، بعض دشمنانِ اسلام طاقتوں کا۔ اور پھر کل عالم کے لئے بھی دعا کریں۔ کیونکہ یہ جو حالات ہیں جب یہ زیادہ آگے بڑھیں گے تو ہمارا ایک خدا ہے جو غیرت رکھنے والا خدا ہے جو بعض اوقات جب حد سے زیادہ اس کے پیاروں کو ستایا جاتا ہے تو بڑے جلال کے ساتھ دنیا پر ظاہر ہوا کرتا ہے۔ اور جہاں تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کا تعلق ہے یہ ملک یعنی پاکستان تو حد سے بڑھ چکا ہے۔ یعنی کبھی دنیا میں کسی نے کوئی حکومت ایسی نہیں دیکھی ہوگی جس کے سربراہ فحش کلامی کو اپنے لئے عزت افزائی کا موجب سمجھیں۔ تکذیب کو اپنے لئے ایک عظمت کا نشان بنائیں۔ اور بڑے فخر کے ساتھ افتراء پردازی کریں۔ جھوٹ بولیں۔ جھوٹ کو شائع کریں۔ اور پھر خدا کے پاک بندوں پر گند اچھالیں

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر
کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!
الرؤف جیولرز
۱۴۔ خورشید مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد۔ کراچی
(فون نمبر ۶۱۷۰۶۹)

اندر بغیر فرصت داد دینے کی خواہش کریں۔ ایسے واقعات تو کبھی دنیا میں کسی حکومت کی طرف سے رُونما نہیں ہوئے ہوں گے۔ سوائے قدیم زمانوں کے۔ فرعون کے قصّے ہم سُنا کرتے تھے لیکن سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ

اِس جدید زمانے میں

یہ واقعات ہو سکتے ہیں۔

جو سازش ہے احمدیت کے خلاف وہ بہت گہری ہے۔ اور ابھی کلیتہً پوری کھل کر آپ کے سامنے بھی نہیں آئی۔ جو واقعات آپ کے سامنے آچکے ہیں اُن کی تہہ تک ہوسکتا ہے کہ آپ ابھی بہت سے نہیں پہنچ سکتے۔ اُن کو معلوم نہیں ہو سکتا دیکھنے والا کہ آخر آخری کونسی منزل ہے جس کی طرف یہ واقعات ایک جلوس کی شکل میں رواں دواں ہو رہے ہیں۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ

احمدیت کی جڑوں پر حملہ

کیا گیا ہے اِس مرتبہ۔ اور احمدیت کے استیصال کی ایک نہایت ہی خوفناک سازش ہے اور صرف ایک ملک میں نہیں تمام عالم میں اس سازش کے کچھ آثار ظاہر ہونے شروع ہوگئے ہیں اور کڑیاں مل رہی ہیں ان کی۔ مثلاً انڈونیشیا میں بھی اسی نہج پر کام شروع ہوگیا جس طرح آج سے دس سال پہلے پاکستان میں اس کی بُنیاد رکھی گئی تھی۔ ملائیشیا میں بھی ان ہی بنیادوں پر کام شروع ہو چکا ہے جماعت احمدیہ کے خلاف۔ اسی طرح افریقی ممالک کو بھی رشوتیں دی جارہی ہیں۔ اور روپے کی لالچ دے کر اُن کو اُکسایا جا رہا ہے کہ جماعت کے خلاف اقدامات کریں۔ اور اُن ممالک کے ذمہ دار افسران ہو نکہ نسبتاً بہت زیادہ شریف النفس ہیں وہ سرِ دست تو اِس دباؤ کا مقابلہ کر رہے ہیں بلکہ خود جماعت کو مطلع کر رہے ہیں کہ ہم سے یہ مطالبات ہو رہے ہیں۔ اور یہ صرف جماعت احمدیہ کے خلاف سازش نہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ ایک سازش ہے عالمِ اسلام کے خلاف جس کا مقصد یہ ہے کہ

مُلّاں کی حکومت

تمام مسلمان ممالک پر قائم کر دی جائے۔ اور مُلّاں چونکہ زمانے کے حالات سے بے خبر اور جاہل ہوتا ہے، اُسے پتہ ہی نہیں کہ مفادات کا تقاضا کیا ہے کسی قوم کا۔ اس کو تو صرف اپنے ذاتی مقاصد سے غرض ہے، نہ قرآن کا علم نہ دین کا علم نہ دُنیا کا علم۔ اس لئے اگر ایک جاہل قوم کو مذہب کے نام پر کسی مُلک پر مسلط کر دیا جائے تو بہتر وہ آقا جو ان لوگوں کو مسلط کرتے ہیں وہ پھر بے دھڑک جو چاہیں ان سے کام لیتے ہیں۔ چنانچہ عجیب بات ہے کہ ہر جگہ جہاں بھی مذہبی جنونی حکومت قائم کی گئی ہے خواہ وہ اشتراکی ملکوں کی طرف سے قائم کی گئی ہو خواہ وہ مغربی ملکوں کی طرف سے قائم کی گئی ہو ایک ہی دین کے نام پر بالکل برعکس سمت میں وہ حکومتیں حرکت کر رہی ہیں۔ یعنی ایسی اسلامی حکومتیں آپ کو ملیں گی جو

اِسلام کے نام پر

اشتراکیت کے حق میں کام کر رہی ہیں۔ اور ایسی اسلامی حکومتیں بھی آپ کو ملیں گی جو اسلام کے نام پر اشتراکیت کے خلاف اور آمریت یا مغربی جمہوریت کے حق میں یہ کام کر رہی ہیں یا کیپٹلزم کے حق میں کام کر رہی ہیں۔ ایک ہی مذہب ہے ایک ہی کتاب ہے ایک ہی نبی ہے۔ لیکن بالکل برعکس نتیجے نکالے جا رہے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ جن لوگوں کو اوپر لایا گیا ہے خاص مقاصد کی خاطر لایا گیا ہے۔ اسلام کا نام محض بدنام کرنے کے لئے استعمال ہو رہا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ انٹولرینٹ ریجنٹ (INTOLERANT REGIME) قائم کی جائیں۔ ایسی حکومتیں قائم کی جائیں جن کے اندر نہ عقل ہو نہ فہم ہو۔ بلکہ صرف ایک بات پائی جائے ایک خوبی اُن میں موجود ہو کہ وہ ڈنڈے کے زور سے اپنی بات منوانا جانتی ہوں اور عقل کو کلیتہً چھٹی دے کر اس بات سے بے نیاز ہو کر کہ دُنیا ان کے متعلق کیا کہتی ہے کیا سوچتی ہے۔ جو بات اُن کو سمجھائی جائے وہ اس کو کر گزرنے پر آمادہ ہوں۔ ایسی REGIME ایسی انتہا پسند جب بھی دُنیا میں آئی ہیں تو تباہی پیدا کیا کرتی ہیں۔ چنانچہ اسلام کے ساتھ اِس وقت یہ ہو رہا ہے۔ جہاں مشرقی طاقتوں کا زور چل رہا ہے وہ اپنی مرضی کی حکومتیں مذہب اسلام کے نام پر قائم کئے ہوئے ہیں۔ جہاں مغربی طاقتوں کا زور چل رہا ہے وہ اپنی قسم کی حکومتیں قائم کر رہے ہیں۔ اور دونوں کی آپس میں ملتے ہیں

ایک دوسرے سے سبقت کی دوڑ

ہو رہی ہے۔ چنانچہ پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے یا مشرقِ وسطیٰ میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ یا مشرقِ وسطیٰ کی جن طاقتوں کو ان اغراض کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے یہ ساری باتیں عالمی سیاست کا اور مشرق اور مغرب کی جنگ کا ایک طبعی نتیجہ ہیں۔ اور یہ ساری کڑیاں اِن کے ساتھ جا کے ملتی ہیں۔ بہرحال اِس وقت جو کچھ پاکستان میں ہو رہا ہے یہ ابھی پوری طرح آپ کے سامنے کھل کر نہیں آیا۔ میں مختصراً آپ کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کسی ایسے وقت میں آکر ان کی اس تدبیر کو کاٹ دے اور خدا کی پکڑ کا وقت ان کی سکیموں کے مکمل ہونے کے وقت سے پہلے آجائے۔ اِن کے ارادے ایسے ہیں کہ اُن کو سوچ کر بھی ایک انسان جس کا کوئی دُنیا میں سہارا نہ ہو اُس کی ساری زندگی بھی خراب ہو سکتی ہے۔ اس کے تصور سے بھی انسان کا وجود لرزنے لگتا ہے۔ لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ نہ مجھ پر یہ اثر ہے نہ آپ پر یہ اثر ہوگا کیونکہ میں بھی جانتا ہوں کہ ہمارا خدا موجود ہے جو ہمارے ساتھ رہا ہے ہمیشہ ہمارے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔ اور آپ بھی یہ جانتے ہیں۔ اس لئے جب میں آپ سے یہ بات کرتا ہوں تو ڈرانے کی خاطر نہیں کرتا۔ صرف بتانے کے لئے کہ آنکھیں کھول کر وقت گزاریں کہ کیا کیا ارادے ہیں جن کی طرف یہ مُلک حرکت کر رہا ہے۔ جن کو رفتہ رفتہ کھول رہا ہے اس دور میں یعنی ۱۹۸۴ء کی جو شرارت ہے اس میں

ایک مکمل سکیم کے تابع

پاکستان میں جماعت احمدیہ کے مرکز کو ملیامیٹ کرنے کا ارادہ تھا اور جماعت احمدیہ کی ہر اُس انسٹی ٹیوشن، ہر اُس تنظیم پر ہاتھ ڈالنے کا ارادہ تھا جس کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے انہوں نے ایسے قانون بنائے جن کے نتیجہ میں خلیفۂ وقت پاکستان میں رہتے ہوئے خلافت کا کوئی بھی فریضہ سرانجام نہیں دے سکتا۔ ایک احمدی جو دیہات میں زندگی بسر کر رہا ہے یا شہروں میں بھی غیر معروف زندگی بسر کر رہا ہے وہ اپنے آپ کو مسلمان کہے بھی، اسلام کی تبلیغ بھی کرے جیسا کہ کرتا ہے تو نہ حکومت کو اس کی کوئی ایسی تکلیف پہنچی ہے نہ وہ حکومت کی نظر میں آتا ہے۔ اور اگر کبھی آبھی جائے تو اُس کے پکڑے جانے سے فرق کوئی نہیں پڑتا۔ اس کی تو اپنی خواہش پوری ہو جاتی ہے کہ میں پکڑا جاؤں اور خدا کی خاطر میں بھی کوئی تکلیف اُٹھاؤں۔ لیکن ایک خلیفۂ وقت اگر پاکستان میں السلام علیکم بھی کہے تو حکومت کے پاس یہ ذریعہ موجود ہے اور وہ قانون موجود ہے جس کو بروئے کار لا کر وہ اُسے پکڑ کر تین سال کے لئے جماعت سے الگ کر سکتے ہیں۔ اور یہی نیت تھی اور ابھی یہی ہے کہ جہاں تک جماعت کے بڑے آدمی جو دنیا کی نظر میں بڑے کہلاتے ہیں۔ مُراد یہ ہے کہ جماعت کے ایسے لوگ، ایسے ذمہ دار افسران جو کسی نہ کسی لحاظ سے مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ ارادے یہ ہیں کہ اُن کے اُوپر کسی طرح ہاتھ ڈالا جا سکے۔ اور اس کا آغاز انہوں نے خلافت سے کیا۔ چنانچہ میرے آنے سے دو تین دن پہلے کے اندر جو واقعات ہوئے ہیں اُن کا اُس وقت تو ہمیں پورا علم نہیں تھا کیونکہ خدا کی تقدیر نے خاص رنگ میں میرے باہر بھجوانے کا انتظام فرمایا۔ اس کی تفاصیل کچھ تو میں نے بیان کی تھی کچھ آئندہ کسی وقت بیان کروں گا۔ لیکن

مَیں جس بات کی طرف جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہُوں

وہ یہ ہے کہ خلافت کے قلع قمع کی ایک نہایت بھیانک سازش تھی جس کی پہلی کڑی یہ سوچی گئی تھی کہ خلیفۂ وقت کو اگر وہ کسی طرح بھی مسلمان ظاہر کرے اپنے آپ کو تو فوری طور پر قید کر کے تین سال کے لئے جماعت سے الگ کر دیا جائے اور ہمارے آنے کے بعد جو اطلاعیں ملیں اُن کی رُو سے یہ معلوم ہُوا کہ یہ آرڈر جاری ہو چکے تھے بلکہ بعض حکومت کے افسران

اِرشادِ نبوی ﷺ

اَكْرِمُوْا اَوْلَادَكُمْ وَاَحْسِنُوْا اَدَبَهُمْ

(ترجمہ)

اپنی اولاد کی عزت کرو اور اچھے رنگ میں اُن کی تربیت کرو!

مُحتاجِ دُعا۔ یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

تھے۔ جو بڑے ذمہ دار اور اونچے افسران ہیں انہوں نے بعض احمدیوں کو بتایا کہ حیرت کی بات ہے کہ تم لوگ کس طرح اتنی جلدی حرکت میں آ گئے کہ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ کیا ہونے والا ہے۔ کیونکہ آرڈر یہ تھے کہ اگر یہ خطبہ دے جو آرڈیننس کے دوسرے دن آرہا تھا تو فوراً چونکہ اسلامی ایک کام ہے اور صرف اسی بہانے پر اس کو پکڑا جا سکتا ہے کہ تم مسلمان بنتے ہو خطبہ دے کر تشہد پڑھا ہے اس کے نتیجے میں پکڑا جا سکتا ہے تو اگر خطبہ دے تو تب پکڑو اور اگر خطبہ نہ دے تو پھر کوئی بہانا تلاش کرو اور ایک بھی مسجد میں ربوہ کے اگر اذان ہو جائے یا کوئی اور بہانا مل جائے تب بھی اس کو پکڑ لو۔ اور آخری آرڈر یہ تھا کہ اگر کوئی بہانا نہ بھی ملے تو تماشہ اور پکڑ لو۔ مراد یہ تھی کہ خلیفۂ وقت اگر ربوہ میں رہے تو ایک مُردہ کی حیثیت سے وہاں رہے اور اپنے فرائض منصبی میں سے کوئی بھی ادا نہ کر سکے اگر وہ ایسا کرنے پہ تیار ہو ایک مردہ کی طرح زندہ رہنے پر تیار ہو تو ساری جماعت کا ایمان ختم ہو جائے گا۔ ساری جماعت یہ سوچے گی کہ خلیفۂ وقت ہمیں تو قربانیوں کے لئے بلا رہا ہے ہمیں تو کہتا ہے کہ اسلام کا نام بلند کرو اور خود ایک لفظ منہ سے نہیں نکالتا چنانچہ۔

ایمان پر حملہ

تھا یہ جماعت کے۔ اور اگر خلیفۂ وقت بولے جماعت کا ایمان بچانے کے لئے تو اُس کو تین سال کے لئے جماعت سے الگ کر دو تو کہ نظام جماعت ایک نئے خلیفہ کا انتخاب کر ہی نہیں سکتا جب تک پہلا خلیفہ مر نہ جائے۔ اس وقت تک اس لحاظ سے تین سال کے لئے جماعت اپنی مرکزی قیادت سے محروم رہ جائے گی اور جس جماعت کو خلیفۂ وقت کی عادت ہو جو نظام خلیفہ کے محور کے گرد گھومتا ہو اُس کو کبھی بھی خلیفہ کی عدم موجودگی میں کوئی انجمن نہیں سنبھال سکتی۔ یہ ایک بہت تلخ تجربہ ہم نے خود دیکھا ہے اُن میں سے گزرے ہیں کہ جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار تھے آخری دنوں میں خصوصیت کے ساتھ جب آپ کی تکلیف بڑھ گئی اور جماعت نہیں چاہتی تھی کہ زیادہ تکلیف دہ فیصلوں میں لے۔ اگرچہ اہم فیصلے آپ ہی کرتے تھے اور فیصلہ کی قوت میں کوئی بھی فرق نہیں تھا لیکن بیماری کی وجہ سے ڈاکٹر بھی یہ ہدایات دیتے تھے کہ کم سے کم بوجھ ڈالا جائے اور جماعت خود بھی نہیں چاہتی تھی تو بہت سے فیصلے بہت سے کام جو خلیفۂ وقت کیا کرتا تھا جو کرتا ہے ہمیشہ وہ صدر انجمن یا تحریک جدید یا دوسری انجمنیں کرنے لگیں اور وہ دور جماعت کے لئے سب سے زیادہ بے چینی کا دور تھا۔ کیونکہ عادت پڑی ہوئی تھی خلیفۂ وقت سے رابطے کی اُس سے فیصلے کروانے کی اُس سے راہنمائی حاصل کرنے کی۔ تو انجمنوں کے ذمہ جب یہ کام لگے تو اُس وقت محسوس ہوا کہ کتنا فرق ہے انجمنوں کے کاموں میں اور خلیفۂ وقت کے کاموں میں اور ایک لحاظ سے یہ جماعت کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوا۔ کیونکہ وہ لوگ جو پہلے غیر مبائعین سے متاثر تھے وہ لوگ جو کچھ نہ کچھ اثر لے چکے تھے ان کے پروپیگنڈے کا وہ کلیتاً تائب ہو گئے اس بات سے اُن کو اُس وقت محسوس ہوا اس بیماری کے دوران کہ

خلافت کا کوئی بدل نہیں

ناممکن ہے کہ خلافت کی کوئی متبادل چیز ایسی ہو جو خلافت کی جگہ لے لے اور دل اسی طرح تسکین پالیں تو تین سال کا عرصہ جماعت سے خلافت کی ایسی علیحدگی کہ کوئی رابطہ قائم نہ رہ سکے یہ اتنی خوفناک سازش تھی کہ اگر خدانخواستہ یہ عمل میں آ جاتی تب آپ کو اندازہ ہوتا کہ کتنا بڑا حملہ جماعت کی مرکزیت پر کیا گیا۔ ساری دنیا کی جماعتیں بے قرار ہو جاتیں اور اُن کی راہنمائی کرنے والا کوئی نہیں رہتا کچھ سمجھ نہ آتی کیا کر رہے ہیں کیا کرنا ہے۔ اور پھر جذبات سے بے قابو ہو کر غیر ذمہ دارانہ حرکتیں بھی ہو سکتی تھیں جس طرح شدید مشتعل جذبات کو اور زخمی جذبات کو اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی سنبھالنے کی خلیفۂ وقت کی عدم موجودگی یا بے تعلقی کے نتیجہ میں تو ناممکن تھا کہ جماعت کو اس طرح کوئی سنبھال سکتا بعض لوگ مجھے خط لکھتے ہیں تو آپ تصور نہیں کر سکتے کہ اُن کا حال کیا ہے کس طرح وہ تڑپ رہے ہوتے ہیں اُس وقت وہ کہتے ہیں خدا کی قسم

اگر آپ کے ہاتھ پر ہم نے یہ عہد نہ کیا ہوتا

کہ ہم صبر دکھائیں گے ناممکن تھا ہمارے لئے ہمارے ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیئے جاتے ہمارے بچے ہمارے سامنے ذبح کر دیئے جاتے تب بھی ان ظالموں سے ہم ضرور بدلہ لیتے۔ یہ حالت ہو جس جماعت کے اخلاص کی اور محبت کی اور عشق کی اُسے خلافت کے سوا سنبھال ہی کوئی نہیں سکتا۔ اس لئے ایک نہایت خوفناک سازش تھی اور پھر اُس کی اگلی یہ کڑیاں تھیں جن لوگوں کو جھوٹ کی عادت ہو ظلم و سفاکی عادت ہو افترا پردازی کی عادت ہو وہ کوئی بھی الزام لگا کر کوئی جھوٹ گھڑ کے پھر خلیفہ کی زندگی پہ حملہ کر سکتے تھے۔ اور اُس صورت میں جماعت کا اُٹھ کھڑے ہونا اور اپنے حواس پر سے قابو کھو دینا جذبات سے بھی قابو کھو دینا اور دائمی اعتماد پر سے بھی نظم و ضبط کے تنکے اکھاڑ دینا ایک طبعی بات تھی ناممکن تھا کہ جماعت ایسی حالت میں کہ اُن کو پتہ ہے کہ خلیفۂ وقت ایک کلیتہً معصوم انسان ہے ان باتوں میں جو ہماری جماعت کبھی کبھی بھی پڑ سکتی ہے اس پہ جھوٹے الزام لگا کر ایک بدکردار انسان نے اُسے موت کی گھاٹ اتارا ہے۔ ناممکن تھا کہ یہ جماعت اس کو برداشت کر سکتی جب کہ برداشت کر سکنے کا جو ذریعہ خدا نے بخشا ہے خلافت۔ اُس کی راہنمائی سے محروم ہو تو اُس صورت میں جماعت کا کوئی بھی ردّ عمل ہو سکتا تھا جو اتنا بھیانک ہو سکتا تھا اتنے بھیانک نتائج تک پہنچ سکتا تھا کہ اس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ ان باتوں کا ہمیں پہلے علم نہیں تھا ایک رات جبکہ یہ فیصلہ ہو چکا ہے اُس رات خدا تعالیٰ نے مجھے اس بات کا علم دیا ہے اچانک اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ایک بڑے زور سے یہ تحریک ڈالی کہ جس قدر جلد ہو اس ملک سے تمہارا نکلنا

نظام خلافت کی حفاظت کیلئے

ضروری ہے تمہاری ذات کا کوئی سوال نہیں ہے ایک رات پہلے یہ میں عہد کر چکا تھا کہ خدا تعالیٰ کی قسم میں جان دوں گا خود احمدیت کی خاطر اور کوئی دنیا کی طاقت مجھے روک نہیں سکے گی اور اُس رات خدا تعالیٰ نے مجھے ایسی اطلاعات دیں کہ جن کے نتیجہ میں اچانک میرے دل کی کایا پلٹ گئی اس وقت مجھے محسوس ہوا کہ کتنی خوفناک سازش ہے جماعت کے خلاف جسے ہر قیمت پر مجھے ناکام کرنا ہے اور وہ سازش یہ تھی کہ جب خلیفۂ وقت کو قتل کیا جائے اور جماعت اُس پر اُبھرے تو پھر نظام خلافت پہ حملہ کیا جائے ربوہ کو ملیا میٹ کیا جائے فوج کشی کے ذریعہ اور وہاں نیا انتخاب نہ ہونے دیا جائے خلافت کا وہ انسٹی ٹیوشن ختم کر دی جائے۔ اُس کے بعد دنیا میں کیا رہ جاتا باقی۔ خدا تعالیٰ کے اپنے کام ہوتے ہیں اور جن حالات میں اللہ تعالیٰ نے نکالا ہے یہ اُس کا ہی ایک ثبوت ہے یہ نہیں میں کہتا کہ یہ ہو سکتا تھا ناممکن تھا کہ یہ ہو جاتا ورنہ اللہ تعالیٰ کی ذات پہ سے ایمان اُٹھ جاتا دنیا کا کہ خدا نے خود ایک نظام قائم کیا ہے خود اُس کے ذریعہ ساری دنیا میں اسلام کے غلبے کے منصوبے بنا رہا ہے اور پھر اُس جماعت کے دل پہ ہاتھ ڈالنے کی دشمن کی توفیق عطا فرما دے جس جماعت کو اپنے دین کے احیاء کی خاطر قائم کیا ہے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا تھا اسی لئے خدا تعالیٰ نے یہ انتظام فرمایا کہ

دشمن کی ہر تدبیر ناکام کر دی

اس ایک تدبیر کو ناکام کر کے۔ اتنا بڑا احسان ہے خدا تعالیٰ کا کہ جس کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے اتنا ہی کم ہے آپ سوچ بھی نہیں سکتے کہ کتنے خوفناک نتائج سے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو بچا لیا کتنی بڑی سازش کو کلیتاً ناکام کر دیا۔

اس کے بعد دوسرے درجہ پر اُن کا ہاتھ ابھی تک مرکزی تنظیموں پہ اٹھ رہا ہے ربوہ کی مرکزیت کے خلاف وہ سازش کر رہے ہیں اور اُن سازشوں کے نتیجہ میں ایک ایک کر کے وہ اپنی طرف سے ربوہ کے مرکزی خدوخال کو ملیا میٹ کرتے چلے جا رہے ہیں۔ چنانچہ شروع میں بظاہر معمولی بات تھی لیکن اسی وقت مجھے نظر آ گیا تھا کہ آگے ان کے کیا ارادے ہیں۔ چنانچہ میں نے وہ لوگ جو خوش فہمی میں کوشش کر رہے تھے۔ اُن کو بلا کے سمجھایا کہ تم کیوں وقت ضائع

کر رہے ہیں یہ کام نہیں ہو گا۔ شروع میں انہوں نے کہا اول یہ سابقہ ڈالا کہ کبڈی ہو گی تو عالم اسلام کو خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ پس ربوہ میں اگر کبڈی ہوئی اس سے تمام دنیا میں عالم اسلام کو خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ ربوہ میں اگر باسکٹ بال کا میچ ہوا تو اس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوں گے اور پتہ نہیں کیا ہو جائے گا پھر کبڈیوں سے یہ آگے بڑھے اور اجتماعات پر ہاتھ ڈالنے شروع کئے کہ لجنہ اماء اللہ کا اجتماع ہوا تو عالم اسلام پر تباہی آ جائے گی خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہوا تو پتہ نہیں کیا خوفناک حالات دنیا میں پیدا ہو جائیں گے جس کے نتیجہ میں اسلام نعوذ باللہ من ذالک تباہ ہو جائے گا۔ بوڑھوں کا اجتماع ہوا اس سے اللہ کو خطرات لاحق نظر آنے لگے یہ اس اجتماع سے بھی یا وطن تباہ ہو جائے گا یا عالم اسلام کو نقصان پہنچے گا یہ فرضی قصے پہلے

حکومت کے منشاء کے مطابق

حکومت سے سمجھوتے کے مطابق علماء ایکدم اس طرح برسات میں مینڈک بولنے لگ جاتے ہیں سارے پاکستان میں وہ علماء کا ٹولہ جو حکومت کے ہاتھ میں اس وقت کھیل رہا ہے آلہ کار بنا ہوا ہے وہ ایکدم ہی راگ الاپنے لگ گیا اور کسی کو شرم نہیں آتی تھی کسی کو حیا نہیں آتی تھی کہ ہم کہہ کیا رہے ہیں کہ بچوں کے اجتماعوں سے دنیا تباہ ہو جائے گی مستورات کے اجتماع سے عالم اسلام ہلاک ہو جائے گا۔ یہ کیا باتیں کر رہے ہیں لیکن جب شرم اور حیا اور تمام اعلیٰ اقدار ختم ہو چکی ہوں جب ذہنی قوتیں مفلوج ہو جائیں۔ جب حیا ہی باقی نہ رہے تو پھر انسان ہر قسم کی حرکت کر سکتا ہے چنانچہ آپ پاکستان کے اخبارات کا مطالعہ کر کے دیکھیں آپ کو ہر موقع پر اچانک ایسی قسم کی خبریں نظر آنے لگ جائیں گی یعنی ایک شور کرانا شروع کر دیں گے آپ تو آپ کو معلوم ہو گا کہ تمام پاکستان میں ایک خاص طبقہ علماء کا یکدم یہ شور مچانے لگ گیا ہے کہ انصار اللہ کا اجتماع نہیں ہو سکتا ورنہ عالم اسلام کو خطرہ ہے پھر اچانک علماء کو خیال آتا ہے کہ خدام الاحمدیہ کا اجتماع نہیں ہو سکتا ورنہ عالم اسلام کو خطرہ ہے۔ کبڈی نہیں ہو سکتی ورنہ عالم اسلام کو خطرہ ہے۔ باسکٹ بال نہیں ہو سکتا ورنہ عالم اسلام کو خطرہ ہے یہ جو شور اٹھانے تھے سارے، تو ان کی مرکزی جڑ یہ تھی۔ علماء سے آواز نکلتی تھی تو یہ سب تک پہنچتی تھی اور پھر حکومت کے اخبار پھر حکومت کے ٹیلی ویژن اور ریڈیو یہ ساری باتیں اچھالتے تھے کہ علماء آج یہ کہہ رہے ہیں۔ تاکہ نفسیاتی طور پر قوم پر یہ اثر پیدا ہو کہ ہاں ایک بہت ہی خطرناک بات ہونے لگی ہے اور حکومت مجبور ہو رہی ہے گویا کہ ان لوگوں کی آواز کے سامنے سر جھکانے پر۔ حالانکہ حکومت کی طرف سے یہ باتیں پیدا کی جاتی تھیں یہ ہمارے علم میں تھا سب کچھ۔ تو بعض لاعلم بھی تھے جب وہ کھیلوں پر پابندی شروع ہوئی تو بعض ہمارے کھلاڑی شوقین بڑی زور کے ساتھ حرکت میں آ گئے کہ ہم ڈی سی کے پاس جائیں گے ہم کمشنر سے ملیں گے ایک صاحب تو جوش میں آ کر اسلام آباد پہنچ گئے مرکزی حکومت کو جھنجھوڑنے کے لئے۔ اور سیکرٹری تعلیم سے ملے بھی۔ مجھے علم ہوا تو میں ناراض ہوا ان پر۔ میں نے ان کو بلایا میں نے کہا تم کیا کر رہے ہو؟ تمہیں پتہ ہی نہیں کہ کیا واقعات گذر رہے ہیں؟ کیوں گذر رہے ہیں؟ ان افسروں کے بیچاروں کے قبضہ میں ہے ہی کچھ نہیں یہ تو ہز ماسٹرز وائس (HIS MASTER VOICE) ہیں

گوش بر آوازِ آقا

ہیں۔ اور جو ان کا آقا ہے وہ خود غلام ہے غیر طاقتوں کا وہ ان کی آواز کان لگائے بیٹھا ہے اور جس طرف ان کے لب ہلتے ہیں اسی طرف اس کے لب ہلنے لگ جاتے ہیں۔

تو ایک بہت بڑی عالمی سازش کا شکار ہے جماعت احمدیہ۔ تم لوگ کیا حرکتیں کر رہے ہو؟ نہیں کرنے دیتے نہ کرنے دیں کوئی پرواہ نہ کرو۔ دیکھو آگے کیا کرتے ہیں اور کس طرح آگے بڑھتے ہیں۔ پھر اجتماعات پر انہوں نے پابندی لگائی۔ یہی نظر آ رہا تھا کہ یہاں سے شروع کریں گے سیڑھیاں جس طرح انسان چڑھتا ہے ایک، دو، تین، چار، اس طرح اوپر تک پہنچیں گے۔ پھر جلسہ سالانہ ان کے لئے خطرہ بن گیا۔ اور اس قدر شور مچایا گیا سارے ملک میں کہ گویا اگر یہ بات حکومت نے نہ مانی تو حکومت تباہ ہو جائیگی۔ جلسہ سالانہ، اتنا بڑا واقعہ! جماعت احمدیہ کا کیا حق ہے کہ جلسہ سالانہ کرے چنانچہ جلسہ سالانہ ختم کر دیا گیا اور آج یہ ہمارا اختتامی خطاب ہو جاتا

جلسہ سالانہ پر

آج ۲۸ تاریخ ہے

اور ۲۸ کو ختم ہوا کرتا تھا تقریریں ہوا کرتی تھیں جن میں قرآن کے معارف بیان ہوتے تھے اسلام کی خوبیاں بیان ہوتی تھیں۔ بخیر مذاہب پر اسلام کی فوقیت بیان ہوتی تھی یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ ایسی باتیں ہوں جلسہ سالانہ میں۔ اس کے مقابل پر کیا برداشت کر سکتے ہیں؟ ربوہ کی مساجد میں لاؤڈ سپیکر تھے یعنی مولویوں کی مساجد اس میں ایسی فحش کلامی ہوتی ہے جمعہ کے دن کہ آپ تصور نہیں کر سکتے کہ ان مسجد کے رہنے والوں کا حال کیا ہوتا ہے شدید گندی زبان استعمال کی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اور جماعت احمدیہ کے بزرگوں کے خلاف اور خلفاء کے خلاف بزرگوں کے خلاف اور اتنا جھوٹ بولا جاتا ہے کہ تعجب ہوتا ہے کہ اسلام کا نام لینے والے اسلام کی طرف منسوب ہونے والے جھوٹ اتنا بول کیسے سکتے ہیں؟ گھر بیٹھے کہانیاں گھڑتے رہتے ہیں۔ احمدی خبر سے بتاتے ہیں بعض مولوی اپنے ساتھیوں کو کہ دیکھا کس شان کا میں نے جھوٹ بولا ہے یہ میں نے گھڑا تھا کسی اور نے مجھے نہیں بتایا۔ یہ میرا دماغ چلا ہے اس طرف۔ اور سارے جانتے ہیں، اُن کو ماننے والے بھی جانتے ہیں احمدی سارا حال جانتے ہیں۔ حکومت جانتی ہے کہ محض گند پر منہ مار رہے ہیں لیکن

جب حکومت خود جھوٹی ہو

بد کردار ہو چکی ہو خود مذہب کے نام سے کھیل رہی ہو تو پھر ان لوگوں سے اُن کا دل بہلا کرتا ہے اس قسم کے لوگ قصر شاہی تک دسترس رکھتے ہیں وہاں تک رسائی ہو جاتی ہے ان کی۔ اُن کے ساتھ ان کے باقاعدہ ان کو منصوبے بانٹے جاتے ہیں۔ تو یہ حال ہو چکا ہے اس ملک کا۔ اور اس حال میں صرف احمدی نہیں پیسا جا رہا آپ یہ بات بھول جاتے ہیں کہ سارا ملک پیسا جا رہا ہے جن حقوق سے انہوں نے آپ کو محروم کیا ہے باقی قوم کو کب وہ حقوق دیئے ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جس دن سے جماعت احمدیہ کو ووٹ کے حق سے محروم کیا ہے سارا ملک ووٹ کے حق سے محروم ہے۔ جب جماعت احمدیہ پر پابندی لگائی جاتی ہے کہ تم نے اپنے دفاع میں کچھ نہیں کہنا۔ ہم جو مرضی یکطرفہ تمہارے خلاف کہتے چلے جائیں گے تو باقی ملک پر بھی یہی پابندی لگانی پڑتی ہے پھر۔ کیونکہ

خدا کی تقدیر اسی طرح کام کر رہی ہے

کوئی ایسا حق نہیں ہے جو جماعت سے چھینا گیا ہو اور خدا تعالیٰ نے وہ حق زندہ دیا ہوں باقی قوم کے پاس۔ یہی حق پھر باقی قوم سے بھی وہ حق چھینے پر مجبور کر دیئے جاتے ہیں۔

ابھی کچھ عرصہ پہلے جماعت کے پریس پر پابندی تھی جماعت کی کتابیں ضبط ہو رہی تھیں یہ قانون بن گیا تھا کہ جماعت احمدیہ اگر اپنے دفاع میں کچھ کہے گی تو ان کو قید کیا جائیگا ان کو سزا دی جائیگی تین سال تک قید بھی ہو سکتی ہے اور جرمانہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور کچھ دن کے بعد ہی حکومت اس بات پر مجبور کر دی گئی خدا کی تقدیر کی طرف سے کہ سارے ملک کے خلاف بالکل یہی پابندی لگائے کہ الیکشن کے معاملہ میں، ریفرنڈم کے معاملے میں اگر کوئی بولا تو اس کی جائیدادیں ضبط، اس کی عزتیں ضبط، اس کی آزادی ضبط، بلکہ اس سے زیادہ سخت زبان میں جو جماعت احمدیہ کے خلاف استعمال کی گئی تھی۔ پاکستان کے ہر شہری کے حقوق ضبط کر لیے گئے کوئی چیز ان کے پاس نہیں رہنے دی گئی تو اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اللہ کی تقدیر بھی ساتھ ساتھ ایک خاموش کام کرتی چلی جا رہی ہے۔ جن باتوں سے آپ کو محروم کیا جا رہا ہے ان باتوں سے ساری قوم بھی ساتھ محروم ہوتی چلی جا رہی ہے ایک ہی کشتی میں اکٹھے ہو رہے ہیں سارے۔ لیکن

فرق صرف یہ ہے

کہ کچھ صرف اس لئے ظلم و ستم کے نیچے پیسے جا رہے ہیں کہ وہ خدا کا نام لے رہے ہیں اس زمانے میں۔ وہ اللہ کی محبت اور اللہ کے رسول کی محبت کی باتیں کرتے ہیں اور باقی قوم کو اس جرم میں سزا دی جا رہی ہے کہ وہ خاموشی سے کیوں ان باتوں کو برداشت کرتے ہیں میں تو اس طرح دیکھ رہا ہوں ان حالات کو کہ جماعت احمدیہ کے خلاف ایک ظلم کیا جاتا ہے اور ساری قوم اس وقت خاموش رہتی ہے اور برداشت کر جاتی

ہے۔ اور یہی ہے کہ کوئی حرج نہیں ان کے ساتھ ہی ہو رہا ہے۔ اور چند دن کے بعد بعینہٖ اُن کے ساتھ وہ سلوک بلکہ اُس سے زیادہ [illegible] کے ساتھ وہ سلوک [illegible] لگتا ہے کوئی ایسی بات نہیں ہے جس سے جماعت احمدیہ کو [illegible] کیا گیا ہو اور قوم کو وہ پھر عطا ہو گئی ہو۔ آپ دیکھ لیں جو تاریخ ہے ایک دو سال کی اس کا مطالعہ کر کے دیکھ لیں عملاً یہی سلسلہ چلا ہوا ہے۔ اور اس کے نتیجے پھر بڑے بھیانک ہوں گے اس سے تو کوئی انکار نہیں لیکن بہرحال

اس وقت دشمن کا ارادہ یہ ہے

کہ جماعت احمدیہ کو کلیتاً نہتہ کر دے۔ جماعت احمدیہ کے ہاتھ بھی جکڑ دے جماعت احمدیہ کے پاؤں بھی جکڑ دے اور پاکستان سے جماعت احمدیہ کی مرکزیت کی ساری علامتیں مٹا دے چنانچہ ہرگز بعید نہیں کہ اس سمت میں پھر آگے قدم بڑھایا [illegible] مرکزی انجمنوں کے خلاف بھی سازش کریں ہر قسم کی اور جماعت کے وجود اور جماعت کی تنظیم کے خلاف سازش کی جائے جہاں تک ان کا بس چلے گا انہوں نے کسی انصاف کے تقاضے کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ کے ساتھ کوئی رحم کا سلوک نہیں کرنا جہاں تک ان کا بس چلے گا انہوں نے ہر انسانی حقوق سے جماعت احمدیہ کو محروم کرنے کی مزید کوششیں کرنی ہیں اور یہ سلسلہ آگے ہی آگے بڑھانے کا ان کا ارادہ ہے کہاں تک بات پہنچے گی یہ ابھی تفصیل میں بیان نہیں کرتا۔ لیکن مجھے علم ہے کہ ان کے ارادے کیا ہیں اس لئے

میں جماعت کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں

کہ وہ یہ نہ سمجھ لیا کریں ہر دفعہ ایک ظلم کے بعد ان کے دل ٹھنڈے پڑ چکے ہوں گے وہ یہ نہ سمجھ لیا کریں کہ ہر دفعہ ایک ستم کے بعد یہ راضی ہو جائیں گے کہ بس اب کافی ہے امر واقعہ یہ ہے کہ یہ جتنا ظلم کرتے چلے جائیں گے۔ اتنا زیادہ پیاس [illegible] محسوس کریں گے جتنا یہ ظلم کرتے چلے جائیں گے اتنا ہی اپنی بے قراری بھی ان کی بڑھتی چلی جائے گی بے چینی بھی بڑھتی چلی جائے گی کہ یہ ایک منظم جماعت ہے ہم ایسے بے خوف اب نہیں رہ سکتے۔ اس لئے مزید آگے بڑھیں گے۔ اور چونکہ جماعت صبر اور تحمل کے مقام پر قائم ہے اور ان کے سامنے سر جھکانے پر کسی قیمت پر بھی آمادہ نہیں۔ اس لئے اور بھی زیادہ ان کا غیظ و غضب بڑھتا چلا جائے گا یہ مزید تکلیف محسوس کریں گے کہ ہم نے تو اتنا دکھ پہنچایا ہے لیکن آگے سے ان لوگوں کا سر نہیں جھک رہا یہ اسی طرح سر بلند کر کے پھر رہے ہیں ان گلیوں میں۔ اسی طرح ان کو کامل یقین ہے اپنے خدا پر اُسی طرح یہ آسمان کی طرف سے نصرت آنے کے انتظار میں آنکھیں لگائے بیٹھے ہیں۔ کیوں ان کے ایمان پر حملہ نہیں کر سکے۔ کیوں اُن کے عزم کو ہم تباہ نہیں کر سکے؟ کیوں ان کے ولولے ہم نہیں مٹا سکے؟ کیوں آج بھی یہ زندہ ہیں انسانی قدروں کے ساتھ بلکہ ہم سے بہتر انسانی قدروں کے ساتھ یہ زندہ ہیں یہ بات

جوں جوں وقت گذرتا چلا جا رہا ہے

ان کو تکلیف دیتی چلی جا رہی ہے اور اسی بدبخت یہود کی طرح جس نے اپنے خاوند سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ اپنی ماں کا سر کاٹ کے جب تک نہ رکھو اس وقت تک میں راضی نہیں ہوں گی یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک انتہاء کو نہ پہنچیں گے اسی وقت تک جماعت احمدیہ ذلیل و رسوا نہیں ہو سکتی اُس وقت تک ہمارے دل کو چین نصیب نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اپنے شیاطین کی طرف یہ جاتے ہیں۔ اور مزید بڑے بڑے منصوبے اور مطالبے کرنے شروع کر دیتے ہیں۔ کہ نہیں ابھی ہمارا دل راضی نہیں ہوا اب یہ کام اور کر گذرو پھر ہم راضی ہوں گے۔ اب یہ کام کر گذرو پھر ہم راضی ہوں گے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے ہاتھ باندھ بھی دیں جماعت احمدیہ کو کلیتاً نہتہ بھی کر دیں تب بھی خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ہی جیتے گی۔ کیونکہ خدا کے شیروں کے ہاتھ کبھی کوئی دنیا میں باندھ نہیں سکا۔ یہ زنجیریں لازماً ٹوٹیں گے۔ اور لازماً یہ زنجیریں باندھنے والے خود گرفتار کئے جائیں گے یہ ایک ایسی تقدیر ہے جسے دنیا میں کوئی بدل نہیں سکتا کبھی خدا کے ہاتھ بھی کبھی [illegible] باندھے ہیں۔ اس لئے خدا کے وعدوں کے جب ہاتھ باندھے جاتے ہیں تو عملاً یہ دعویٰ ہوا ہے کہ ہم خدا کے ہاتھ باندھ سکتے ہیں۔ اس لئے خدا کے ہاتھ تو کھلے ہیں قرآن کریم اعلان فرما رہا ہے۔ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں اس کا دایاں ہاتھ بھی کھلا ہے اس کا بایاں ہاتھ بھی کھلا ہے اور کوئی دنیا کی طاقت خدا کے ہاتھوں کو نہیں باندھ سکتی۔ اس لئے آگے بڑھیں گے

یہ ظلموں میں۔ اس میں کوئی شک نہیں لیکن یہ بھی حق ہے آپ کو یقین [illegible]

جماعت احمدیہ کے شیر

خدا کے فضل سے بندھے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ بھی ان پر غالب آتے رہیں گے کوئی دنیا میں اُن کے ایمان کا سر جھکا نہیں سکتا کوئی دنیا میں جماعت احمدیہ [illegible] کا سر جھکا نہیں سکتا۔ کوئی دنیا میں جماعت احمدیہ کے صبر کا حوصلہ توڑ نہیں سکتا بڑھتے رہیں جس حد تک یہ آگے بڑھتے ہیں ہم بھی انتظار میں ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ خدا کی تدبیر بھی حرکت میں ہے خدا کی تقدیر بھی حرکت میں ہے [illegible] اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں جیسا کہ فرماتا ہے اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَّ اَكِيدُ كَيْدًا یہ بھی کچھ تدبیریں کر رہے ہیں اور میں غافل نہیں ہوں میں بھی تدبیر کر رہا ہوں اور بالآخر یقیناً خدا ہی کی تقدیر غالب آئے گی۔ کب آئے گی؟ کتنی دیر میں آئے گی؟ یہ میں ابھی آپ کو کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن اتنا میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ جب زیادہ تشویش کے دن آتے ہیں اللہ تعالیٰ مسلسل مجھے خوشخبریاں عطا فرماتا ہے۔ اور صرف مجھے ہی نہیں بلکہ ساری جماعت کو تمام دنیا میں کثرت کے ساتھ خوشخبریاں ملنی شروع ہو جاتی ہیں۔ جتنے جیسے دن آتے ہیں اتنا ہی

اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشنی کے وعدے

زیادہ نمایاں ہو کر سامنے آنے لگتے ہیں یہ عجیب قسم کے واقعات ہیں جو تمام دنیا کے حالات سے بالکل مختلف ہیں۔ اگر یہ خوابیں نفسیاتی ہوں اگر یہ خوابیں نفس کے دھوکے ہوں یہ کشوف نفس کے دھوکے ہوں۔ تو نفس کی کیفیت تو یہ ہے اور دنیا کے سارے ماہرین نفسیات جانتے ہیں کہ جتنا زیادہ مایوسی بڑھتی چلی جائے اتنا ہی ڈرانے والی خوابیں آنی شروع ہو جاتی ہیں جتنا زیادہ انسان تاریکیوں میں گرتا ہے اتنا ہی زیادہ ہولناک مناظر وہ دیکھنے لگتا ہے غموں کے مارے ہوئے مصائب کے ستائے ہوئے [illegible] میں مبتلا لوگوں کو تو .... شروع ہو جاتی ہیں۔ امن کی حالت میں بیٹھے ہوئے بھی اُن کو خطرات دکھائی دینے لگتے ہیں۔ یہ صرف سچوں کی علامت ہوتی ہے کہ انتہائی تاریکی کے وقت میں خدا اُن سے روشنی کے وعدے کرتا ہے اور اُن کو روشنی کے نمونے دکھاتا ہے انتہائی تکلیف کے وقت میں بھی خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ دل آرام باتیں کرتا ہے۔ اُن کے دلوں کو راحت اور اطمینان اور سکون سے بھر دیتا ہے۔

پس جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مصائب کا انتہائی شدید وقت تھا وہ دن تھے جبکہ اسلام کی فتح کے وعدے آپ سے کئے جا رہے تھے تعجب ہوتا ہے کہ اُدھر

جنگ احزاب کے وقت

ایسا وقت آیا تھا قرآن کریم کے بیان کے مطابق کہ جیسے ایک زلزلہ آگیا ہو قوم کے اوپر اور وہ لوگ جن کے ایمان قوی نہیں تھے وہ سمجھتے تھے کہ اب موت سر پہ آ کھڑی ہوئی ہے اور کوئی اس کو روک نہیں سکتا آنکھیں پتھرا گئیں تھیں لوگوں کی اُس وقت جب کہ بھوک کے مارے پیٹ پہ پتھر باندھے ہوئے تھے سب نے اُس وقت غربت کے نقاہت کا یہ عالم تھا کہ چلنا پھرنا بھی مسلمانوں کے لئے دوبھر ہوا تھا۔ ایسے وقت میں ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے جسم کو اپیل کرنے کے لئے کہ یا رسول اللہ کچھ کریں اب ہم کیا کریں یہ حال ہو گیا ہے۔ اپنے پیٹ سے کپڑا اُٹھایا تو آنحضرت نے دیکھا کہ ایک پتھر بندھا ہوا ہے یہ بتانے کے لئے کہ میرے حال ذرا کو دیکھیں تو سہی کہ پتھر باندھ باندھ کر میں بھوک مٹا رہا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان سے کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھایا راوی بیان کرتا ہے کہ ایک پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے آپ نے بتایا کہ میں تم سے زیادہ بھوکا ہوں۔ جس تکلیف میں تم مبتلا ہو اس سے زیادہ شدت سے میں اس تکلیف کو محسوس [illegible] یہ نہ سمجھو کہ میں [illegible] مجھے تم سے بڑھ کہ تمہارا درد ہے۔ لیکن خدا کی خاطر جو بھی تقدیر ہے ہم [illegible] رضا [illegible]

اُن انتہائی گہری تکلیف کی راتوں میں بھی خدا تعالیٰ نے آپ کو

عظیم الشان خوشخبریاں

دی)۔ ایسے حیرت انگیز مناظر آپ کو دکھائے کہ عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے وہی دراصل وقت ہوتا ہے یقین کامل کے اظہار کا۔ ایک پتھر ٹوٹ نہیں رہا تھا ایک غار کھودتے ہوئے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بلایا گیا آپؐ سے عرض کی، حالانکہ وہ بڑے قوی لوگ تھے جو پتھر توڑ رہے تھے کہ یا رسول اللہ یہ پتھر راہ میں حائل ہے اور ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے اتنی طاقت نہیں ہے کہ غار کو پتھر کو چھوڑ کر لمبا کریں اور دور سے کھود کر لائیں تو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے وہ پھاوڑا یا جو بھی چیز تھی جس سے پتھر توڑ رہے تھے اس کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور پتھر مارا تو جیسا کہ رگڑ سے چنگاریاں نکلا کرتی ہیں اُس سے ایک چنگاری نکلی لیکن چنگاری کو دیکھ کر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بڑے زور سے نعرۂ تکبیر بلند کی۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر پھر دوبارہ پتھر مارا تو پھر ایک چنگاری نکلی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑے جوش کے ساتھ ایک نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ پتھر تو خیر ٹوٹ گیا۔ کیونکہ خدا کی تقدیر نے یہی چاہا تھا کہ محمد رسول اللہ صلعم کے ہاتھوں سے وہ پتھر ٹوٹے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا بات تھی آپؐ نے فرمایا کہ جب پہلی دفعہ میں نے پتھر پہ ضرب لگائی تو اس چنگاری میں خدا تعالیٰ نے مجھے خیبر کے قلعے دکھائے کہ ان قلعوں کو میں تمہارے لئے سر کرکے دکھاؤں گا۔ اور دوسری دفعہ جب میں نے پتھر پہ ضرب لگائی تو مجھے قیصر وکسریٰ کی حکومتیں دکھائی گئیں اور وہ محل دکھائے گئے جو مسلمانوں کے قبضے میں خدا تعالیٰ نے دینے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ وقت تھے کہ چند عرب قبائل کے مقابل پر مسلمان بالکل بے طاقت دکھائی دے رہے تھے اور یہ حالت تھی کہ چند دن بھی اور اگر محاصرہ رہ جاتا تو ان کے ہاتھوں مارے جاتے تو شاید ان کے ہاتھوں مارے جاتے اور خدا تعالیٰ یہ باتیں کر رہا تھا کہ میں تمہیں خیبر کی چابیاں بھی عطا کر رہا ہوں میں تمہیں قیصر وکسریٰ کے خزانے بھی عطا کر رہا ہوں میں تمہیں روم پر بھی قوت دوں گا۔ میں تمہیں ایران پر بھی طاقت عطا کروں گا تمام دنیا میں تم پھیل جاؤ گے تمام دنیا کی بڑی طاقتیں تمہارے سامنے سرنگوں ہو جائیں گی یہ خوشخبریاں اس حالت میں دی جا رہی تھیں۔

اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے

کہ ادھر غم بڑھ رہے ہوتے ہیں ادھر بظاہر تاریکی چھائی ہوتی ہے اور کوئی رستہ نہیں دکھائی دیتا انسان کو نکلنے کا۔ اُدھر اللہ تعالیٰ بشارتوں پہ بشارتیں دیتا چلا جاتا ہے ابھی چند دن پہلے دو تین دن پہلے کی بات ہے یہ شدید بے چینی اور بے قراری تھی بعض اطلاعات کے نتیجے میں اور ظہر کے بعد میں سستانے کے لئے لیٹا ہوں تو میرے منہ سے جمعہ جمعہ کے الفاظ نکلے اور ساتھ ہی ایک گھڑی کے ڈائل کے اوپر جہاں دس کا ہندسہ ہے وہاں نہایت ہی روشن حروف میں دس چمکنے لگا اور خواب نہیں تھی وہ ایک کشفی نظارہ تھا وہ جو دس دکھائی دے رہا تھا باوجود اس کے کہ وہ دس کے ہندسے پر دس تھا جو گھڑی کے دس ہوتے ہیں۔ لیکن میرے ذہن میں وہ دس تاریخ آ رہی تھی کہ Friday the tenth یعنی انگریزی میں میں یہ کہہ رہا تھا کہ Friday the tenth اور ویسے وہ گھڑی تھی اور گھڑی کے اوپر دس کا ہندسہ تھا تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ کون سا جمعہ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے یہ روشن نشان عطا فرمانا ہے (کیسٹ کی خرابی کے باعث یہ جملہ سمجھ میں نہیں آیا) مگر ایک دفعہ یہ واقعہ نہیں ہوا ہر دفعہ یہ ہوا ہے کہ جب بھی شدت کی پریشانی ہوئی ہے جماعت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے مسلسل خوشخبریاں عطا فرمائیں اُس سے چند دن پہلے رویا میں اللہ تعالیٰ نے بار بار خوشخبریاں دکھائیں اور

چار خوشخبریاں

اکٹھی دکھائیں۔ جب میں اٹھا تو اس وقت زبان پہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر تھا کہ ؎

غموں کا ایک دن اور چار شادی ✽ فسبحان الذی اخزی الاعادی

ان چار خوشخبریوں کی حکمت یہ ہے چار دکھانے کی کہ ایک غم پہنچے گا تو خدا تعالیٰ چار خوشخبریاں دکھائے گا۔ اور دشمنوں کو ذلیل کرے گا بہر حال۔ کیونکہ اس وقت جماعت کی حالت سب سے زیادہ دنیا کی نظر میں گری ہوئی ہے۔ کیسی بے چارگی کا عالم ہے کامل بے اختیاری ہے۔ یہ وقت ہے خدا کی طرف سے خوشخبریاں دکھانے کا

اور یہ وقت ہے اُن خوشخبریوں پہ یقین کرنے کا

آج جو اپنے خدا کے دیئے ہوئے وعدوں پہ یقین رکھتا ہے

آج جس کے ایمان میں کوئی تنزل نہیں ہے وہی ہے جو خدا کے نزدیک معزز ہے وہی ہے جس کو دنیا میں غالب کیا جائے گا۔ اور اُسے خدا کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیونکہ جو تنزل کے وقت، اپنے خدا کی باتوں پر ایمان اور یقین رکھتا ہے اور اس کے ایمان میں کوئی تنزل نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اس کے لئے ایسے کام دکھاتی ہے کہ دنیا ان کے تصور بھی نہیں کر سکتی۔

پس آج وقت ہے اپنے رب کے ساتھ گہرا تعلق قائم کرنے کا اپنے رب کے ساتھ پیار کا محبت کا رشتہ مضبوط کرنے کا۔ آج آپ یقین رکھیں کہ ہمارا خدا ہم سے سچے وعدے کرتا رہا ہے آج بھی سچے وعدے کر رہا ہے کل بھی سچے وعدے کرتا رہے گا۔ اور بظاہر دنیا کے نزدیک ہم ذلت کی کسی بھی انتہا کو پہنچ چکے ہوں لیکن

تمام عزتوں کا مالک خدا ہمارے ساتھ ہے

اور ہمارا ساتھ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ اس یقین پر حرف نہ آنے دیں اس کی حفاظت کریں کیونکہ آج کا وقت ہی دراصل آپ کے کل کا فیصلہ کرنے والا ہے اگر آج اپنے ہاتھ پر آپ نے ایمان کو کمزور کر دیا۔ اگر آج خدا کے وعدوں پر آپ کو شک پیدا ہونے شروع ہو گئے تو کل اگر تقدیر بگڑی تو آج آپ اس تقدیر کے بگاڑنے والے ہوں گے اس لئے اپنے یقین کی حفاظت کریں۔ اور جہاں تک آپ کے بس میں طاقت ہے تدبیر کا بھی ہر طریق اختیار کریں یعنی مومن کے لئے جو خدا تعالیٰ نے منصوبہ پیش فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ ایمان کامل رہے اور خدا کی تقدیر کے اوپر ایک دن بھی بے یقینی پیدا نہ ہو۔ اور اس کے ساتھ اپنی تدبیر کو بھی انتہا تک پہنچا دے اس لئے جتنا دشمن جماعت احمدیہ کی مرکزیت پر حملہ کرنے کے لئے کوشش کر رہا ہے یا حملہ کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اسی حد تک اس کا جماعت کی طرف سے برعکس ردعمل پیدا ہونا چاہئے۔ چنانچہ میں نے جماعت کو بار بار یہ توجہ دلائی کہ جب یہ آپ کی زندگی پہ حملہ کر رہے ہیں یا آپ کو نیست و نابود کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں اور یہی منصوبے بنا رہے ہیں تو اس کا ردعمل یہ ہونا چاہئے کہ اسی قوت کے ساتھ آپ اُبھریں اور بڑھیں اور پھیلیں کہ دشمن کلیتاً خائب وخاسر اور نامراد ہو جائے حسرتوں کے سوا اس کے ہاتھ کچھ نہ آئے ایک جگہ جماعت کو دباتے ہیں تو دس جگہ آپ پھیل جائیں۔ ایک احمدی کو شہید کرتے ہیں تو ہزاروں لوگوں کو احمدی بنائیں ایک ملک میں جماعت احمدیہ کی مسجدوں کو ویران کیا جاتا ہے تو ہزاروں ملکوں میں جماعت احمدیہ مسجدیں بنائے۔ یہ جواب ہے زندہ قوم کا۔ یہ جواب ہے صاحب ایمان قوم کا اس لئے

میں بار بار جماعت کو تبلیغ کی طرف متوجہ کر رہا ہوں

اور خدا کے فضل سے بعض ممالک میں بہت ہی اچھے نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔ انگلستان بڑی دیر سے سویا پڑا تھا ابھی چند مہینوں کے اندر اندر اُن کو جھنجوڑا ہے تو آج کی ڈاک میں بھی اطلاع آئی ہے کہ مزید بیعتیں ہوئی ہیں خدا کے فضل سے اب وہ جو دو چار پانچ سے راضی ہوا کرتے تھے بڑا خوش ہوتے تھے کہ چار بیعتیں ہو گئیں اس سال اب تک چند مہینوں میں ۴۰ بیعتیں خدا کے فضل سے ہو چکی ہیں اور ابھی ساری کوششیں پکی بھی نہیں آخر پھل پکنے پر وقت لگتا ہے۔

جرمنی کا ستّر کا وعدہ تھا وہ ایک سو بارہ یا ایک سو چودہ تک پہنچ گئے ہیں اپنا ٹارگیٹ پورا کرکے آگے نکل گئے ہیں۔ اور ملاقاتوں کے دوران اور بعض گفتگو کے دوران جو میں نے اندازہ لگایا ہے۔ ابھی بھاری اکثریت ہے ہمارے جرمن احمدیوں کی جن کی کوششوں کو ابھی پھل نہیں لگا۔ یعنی یہ صرف چند احمدی ہیں جن کی کوششوں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ایک سو بارہ کے قریب نئے احمدی ایک سال میں جرمنی کو عطا فرمائے ہیں۔ اور جہاں تک میرا اندازہ ہے اس ایک سال سے پہلے جو ہمارے لئے خاص ابتلاؤں کا سال تھا جدید سے جرمنی کا مشن بنا ہے آج تک ایک سو سے اوپر احمدی نہیں ہوئے تھے سلا ملا کے تو کہاں یہ کیفیت کہ ابتلاء سخت ہوتا جا رہا ہے اور خدا کی رحمتیں

اتنا ہی زیادہ نمایاں ہو کر برسنے لگیں اس میں نہ میری کوشش کا دخل ہے نہ آپ کی کوشش کا دخل ہے۔

یہ محض خدا کا نشان ہے

اس کے قرب کا یہ نشان ظاہر ہو رہا ہے کہ جس جگہ تمہیں خطرات نظر آ رہے ہیں اُن چند خطرات کے مقابل پر میں ہر جگہ تم پر رحمتیں نازل فرما رہا ہوں اور جہاں خطرات دکھائی دے رہے ہیں وہاں بھی رحمتیں نازل فرما رہا ہوں اگر دیکھنے کی آنکھیں ہوں تو۔ تو آپ کیوں محروم ہیں اس لذت سے اہل فرانس! میں یہ متوجہ کرنا چاہتا ہوں آپ کو ایک ایک کرکے ملک جاگ رہے ہیں۔ امریکہ سے بھی خوشخبریاں آنے لگی ہیں۔ مزید بیعتوں کی فجی آسٹریلیا تک دور دراز کا علاقہ ہے جو یہاں سے آتی دور ملک ہے کہ اس سے زیادہ دور ملک کوئی بھی نہیں ہوگا یہاں سے اور وہاں سے بھی خوشخبریاں آنے لگی ہیں۔ ایک دو تین چار رجحان بیعتوں کا بڑھنا شروع ہو گیا ہے ہر طرف بیعتوں کا رجحان بڑھنا شروع ہو گیا ہے۔ تو فرانس تک کیوں یہ خبر نہیں پہنچ رہی۔ مجھے یہ تعجب ہے۔ فرانس کے احمدیوں میں سے بعض نے خط لکھے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے خوشی ہوتی ہے کہ اللہ کے فضل سے وہ حرکت میں آ گئے ہیں لیکن حیثیت جماعت زندہ فعال جماعت کے طور پر منصوبہ بنا کر اہل فرانس کو اسلام میں داخل کرنے کے وہ آثار ابھی ظاہر نہیں ہوئے جن کی میں آپ سے توقع رکھتا ہوں۔ اس رنگ میں اسی پر اس خطبے کو ختم کرتا ہوں۔

اُن بھائیوں کے حالات کی روشنی میں آپ سوچیں

کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے یہاں ایک قسم کا امن عطا فرمایا ہوا ہے ہزار ہا مصیبتوں میں آپ کے بھائی اور بہنیں اور بچے مبتلا ہیں جن سے آپ دور بیٹھے ہوئے ہیں اس وقت اس لئے اوّل تو ان حالات میں اپنے دل کو تسکین نہ پانے دیں اُن کے غم میں بیقرار ہیں۔ اُن کے لئے دعائیں کریں اُن کے دکھوں سے حصہ پائیں۔ پہلا رد عمل تو آپ کا یہ ہونا چاہیئے۔ بھولیں نہیں اُن کو جو آپ کے بھائی وہاں بیٹھے ہوئے ہیں کیونکہ زندہ قومیں کبھی نہیں بھولا کرتیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں مومن تو ایک جسم کی طرح ہے انگلی کے کنارے پر بھی ایک دکھ پہنچے تو سارے وجود کو دکھ پہنچتا ہے تو ہمارے تو مرکزی حیثیت کے لوگوں کو دکھ پہنچ رہا ہے شدید۔ ربوہ اہل پاکستان کا ہی ذکر نہیں ہے۔ تمام دنیا کا مرکز ہے جماعت احمدیہ کے لئے وہاں دکھ پہنچ رہا ہے۔ پاکستان کو ایک مرکزی حیثیت ہے وہاں احمدیوں کو ایک شدید دکھ پہنچ رہا ہے۔ تو کیسے ہو سکتا ہے کہ باقی احمدی چین سے بیٹھیں۔ اس لئے اپنی زندگی کے اطوار بدلیں اپنے اندر جفاکشی پیدا کریں۔ اپنے دل کو اپنے بھائیوں کے لئے نرم کریں اُن کے لئے دعائیں کریں اور جن کاموں سے اُن کو محروم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اُن میں اتنا زور لگائیں کہ حیران رہ جائے دشمن۔ چند ایک جگہ دبانے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ سینکڑوں جگہ اُبھرنے لگتے ہیں۔

یہ ہے حقیقی جواب

جو آپ کو تدبیر کے ذریعہ دینا چاہیئے خدا کی تقدیر تو ضرور کام کرتی ہے، کرے گی ہمیں یقین ہے۔ اس کی باتیں تو میں بہت کر چکا ہوں آپ کے سامنے لیکن تدبیر کے ذریعے خدا تعالیٰ کو یہ بتائیں کہ ہم تیری تقدیر کے ساتھ تابع ہیں اسی کی روشنی میں اس کے رخ پر خود بھی حرکت کر رہے ہیں۔ یہ دو چیزیں جب مل جاتی ہیں تقدیر الٰہی اور خدا کے بندوں کی تدبیر تو پھر دنیا میں عظیم الشان نتائج ظاہر ہوا کرتے ہیں اس لئے تبلیغ کی طرف غیر معمولی توجہ کریں اور حقیقی خوشی مجھے جماعت فرانس کی طرف سے تب پہنچے گی کہ دیکھتے دیکھتے جماعت کی کایا پلٹ جائے جہاں کوئی بھی وجود بظاہر احمدیت کا نظر نہیں آتا تھا۔ وہاں ایک عظیم الشان جماعت قائم ہو جائے اور صرف فرانس کے لئے نہیں تمام دنیا میں جہاں فرانسیسی بولی جاتی ہے وہاں کے لئے فرانس میں ایک مضبوط مرکز قائم ہو اس کے لئے ہم نے جگہ خرید لی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور انشاء اللہ تعالیٰ میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد آپ کو ایک مرکزی مبلغ بھی مل جائے جو فرانسیسی زبان اچھی طرح جانتا ہو کل اسی سلسلے میں مشورے ہوئے ہیں انشاء اللہ بہت دیر نہیں لگے گی قرآن کریم کا ترجمہ بھی فرنچ میں اب تیار ہے اور اس طرف بھی کافی توجہ دی جا رہی ہے بہت سے کام ہم بڑی دیر سے کر رہے ہیں یعنی گزشتہ چھ سات مہینے سے خاموشی کے ساتھ کام ہو رہا ہے۔ آپ کو علم بھی نہیں لیکن آپ کو مسلح کرنے کے لئے یہ کام کر رہے ہیں۔ آپ کو ہتھیار دینے کے لئے یہ کام کر رہے ہیں۔ تو یہ سب چیزیں تقریباً تیار ہو چکی ہیں یا تیاری کے دور میں سے گزر رہی ہیں۔ عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ آپ تک پہنچ جائیں گی۔

آپ اپنے آپ کو تیار کریں

اب ہر احمدی اپنے اوپر فرض کر لے کہ میں نے صرف یہاں احمدیت کا پیغام پہنچانا ہے اور صرف پاکستانیوں میں کام نہ کریں اُن کا بھی حق ہے اُن میں بھی بے شک کام کریں لیکن کوشش یہ کریں کہ اہل فرانس سے آپ کے تعلقات ہوں اور فرانسیسیوں تک آپ پیغام پہنچائیں۔ ماریشس بھی ہیں۔ میں نے لکھ دیا ہے۔ اور جرمنی میں بھی بعض فرنچ احمدی خواتین ہیں۔ اُن کو بھی میں نے اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ وہ فرنچ میں کیسٹس تیار کریں۔ کیونکہ فرنچ فرنچ مزاج کو سمجھتا ہے اور وہ کیتھولک میں سے مسلمان ہوئی خواتین ہیں اس لئے بطور خاص اُن کو میں نے تاکید کی ہے کہ اس طرح کی کیسٹ تیار کریں کہ آپ کو تسلی ہو کہ فرنچ قوم جب یہ سنے گی تو ان کے دل پہ اثر پڑے گا۔ اور اسی طرح ماریشس کے لوگ بھی فرانسیسی جانتے ہیں اور فرانسیسی مزاج کو سمجھتے ہیں۔ اُن کو بھی لکھا ہے کہ وہ جلد از جلد ایسی کیسٹیں تیار کریں تو ہو سکتا ہے چند مہینے کے اندر بلکہ اس سے پہلے بھی آپ کو کیسٹس بھی ملنی شروع ہو جائیں اور ویڈیوز بھی ملنی شروع ہو جائیں۔ اُن کو استعمال کریں جرمنی میں تو یہی ہو رہا ہے اکثر لڑکوں کو جس طرح آپ میں سے اکثر کو زیادہ گہرا دین کا علم نہیں ہے۔ تبلیغ کا طریقہ نہیں ہے پتہ نہیں کس طرح بات شروع کرنی ہے زبان پر عبور نہیں ہے بڑی دقتیں ہیں۔

اسی طرح جرمنی میں بھی تھیں لیکن وہاں آ کر میں نے دیکھا ہے کہ بالکل کورے ان پڑھ جن کو کچھ نہیں آتا وہ بھی کامیاب تبلیغ کر رہے ہیں۔ کیسٹس سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں ایک دو اور ٹوٹی پھوٹی زبان میں جتنے کام کے جملے میں سیکھے ہیں آمادہ کر لیتے ہیں دوستوں کو اور سادگی میں بھی ایک طاقت ہے جو بڑا اثر کرتی ہے۔ بعض دفعہ ایک جاہل آدمی جب سادہ ٹوٹی پھوٹی زبان میں بات کرتا ہے وہ زیادہ اثر کر جاتی ہے بنسبت ایک قابل ہوشیار آدمی کے تو اللہ نے، کیونکہ ان کے دل جن جذبہ رکھا ہے اُن کی زبان میں اثر بھی پیدا کر دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہماری ٹیپ سن لو تو دوست تماشے میں مذاق کے طور پر ان سے دلداری کی خاطر کہتے ہیں اچھا سن لیتے ہیں۔ ایک ٹیپ سنتے ہیں اُن کو دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے دوسری سنتے ہیں اور زیادہ دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے اور کئی احمدی ایسے ہوئے ہیں۔ جو

صرف ٹیپیں سن سن کر ہی احمدی ہو گئے

ہیں یعنی کیسٹ کو وہاں ٹیپیں کہتے ہیں عام طور پر پنجابی میں بھی محاورہ چلا ہوا ہے تو بڑا خوش ہوتے ہیں پھر وہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ٹیپوں کے ذریعہ ہی ایک احمدی بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ تو آپ کیوں اس لذت سے محروم رہتے ہیں آپ بھی کوشش کریں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے انشاء اللہ لٹریچر بھی آپ کو خوب مہیا کیا جائے گا۔ کیسٹس بھی آنی شروع ہو جائیں گی۔ لیکن اُن کا انتظار کئے بغیر اپنی سادہ زبان میں دعا مانگتے ہوئے آپ تبلیغ شروع کر دیں۔ نتیجہ یہ نکلے کہ چند مہینوں کے اندر یا ایک سال کے اندر یہاں مقامی دوستوں کی ایک جماعت قائم ہو جائے یہ ہے جواب اہل پاکستان کے دشمنانِ احمدیت کو یہ ہے وہ طریق جس سے آپ کے دل سچے رنگ میں ٹھنڈے ہونا ہیں تب آپ کو چین آئے گا۔ تب آپ کہیں گے ہاں اس طرح کے ہم لوگ ہیں تم ہمیں مٹانے کی کوشش کرو۔ ہم بڑھیں گے تم ہمیں دبانے کی کوشش کرو ہم اور اُبھریں گے۔ تمہاری چھاتی پہ مونگ دلیں گے اپنی کامیابی کی۔ یہ ہے ہمارا انتقام تمہیں بھی احمدی بنا کے چھوڑیں گے۔ اور ساری دنیا کو اسلام میں داخل کر کے تب ہم سکون پائیں گے کس طرح تم ہمیں اسلام سے جدا کر سکتے ہو۔ یہ ہے زندہ قوموں کی نشانیاں یہ ہے زندہ قوموں کے جواب۔ یہ ہے زندہ قوموں کے انتقام اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم زندگی کی [illegible] چیتے سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ آگے قدم بڑھاتے رہیں۔ ☆☆

"صرف کلمہ طیبہ قدر مشترک ہو سکتا ہے"

(جسٹس منیر)

از سید عبدالعزیز صاحب نیوجرسی۔ امریکہ

جسٹس منیر اپنی کتاب جناح سے ضیاء تک کے صفحہ ۱۳۹ - ۱۴۰ ایڈیشن ۱۹۸۰ء میں رقمطراز ہیں۔

"کون سا اسلام۔ شیعہ اسلام۔ جماعت اسلامی کا اسلام جمعیۃ العلماء اسلام۔ دیوبندی یا بریلوی اسلام۔ شیعہ پولیٹیکل کانفرنس میں جب شیعہ عالم مولانا عبدالحمید نے کہا کہ اسلام میں ڈیموکریسی کا کوئی وجود نہیں تو اس وقت بہت سے پولیٹکل لیڈر واک آؤٹ کر گئے (ملاحظہ فرمائیں مساوات دسمبر ۱۵۔ ۱۹۸۴ء)

ایک شیعہ مجتہد کا ٹیلی ویژن پر انٹرویو لیا گیا۔ اُس سے نظام مصطفیٰ کے متعلق سوال کیا گیا تو اُس مجتہد نے لمبا چوڑا جواب دیا۔ اُس انٹرویو کو شائع نہ کیا گیا۔

نظام مصطفیٰ کی تعمیل میں شیعہ حضرات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ تعلیم یافتہ اور طاقت ور ہیں۔ عُشر۔ زکوٰۃ اور تعزیر کے متعلق شیعہ دوسروں سے اختلاف رکھتے ہیں۔ شیعہ تقریباً دو کروڑ ہیں۔ یعنی پاکستان میں۔ مفتی جعفر جو اُن کا مجتہد ہے اور پاکستان میں ایڈوائزری کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی کا ممبر ہے اُس نے استعفیٰ دینے کی دھمکی دی جب اُس کے نظریات عُشر اور زکوٰۃ کے متعلق قبول نہ کئے گئے۔ شیعہ علماء نے کہا کہ نظام مصطفیٰ کو رائج کرنے کو وہ استحصال کی نظر سے دیکھتے ہیں لیکن اُن کا نظام مصطفیٰ شیعوں سے مختلف ہے۔

اسلام میں ایک سو پچاس فرقے ہیں

اسلام میں ۷۳ فرقے ہیں اور شیخ عبدالقادر جیلانی کے خیال کے مطابق ۱۵۰ سے زیادہ فرقے ہیں۔ اسلام میں چونکہ عیسائیت کی طرح پادری نہیں اس وجہ سے اسلام کے متعلق لوگ مختلف خیال رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کی زیادہ تعداد امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کرتی ہے۔ کچھ مالکی ہیں اور کچھ شافعی ہیں اور کچھ لوگ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کرتے ہیں ان سب کا آپس میں اختلاف ہے بریلوی۔ دیوبندی کو پسند نہیں کرتے شیعہ سنیوں کو کافر کہتے ہیں اور سنی شیعہ کو کافر کہتے ہیں۔ چونکہ مختلف فرقوں میں اختلاف پایا جاتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ جنرل ضیاء الحق ایک قدر مشترک کی تلاش کرے جسٹس منیر لکھتے ہیں کہ قدر مشترک صرف کلمہ طیبہ ہی ہو سکتا ہے۔"

جسٹس منیر نیک نیتی سے اور اسلام سے محبت اور ہمدردی کی وجہ سے یہ مشورہ دے رہا تھا کہ کوئی قدر مشترک تلاش کیا جائے تاکہ مسلمانوں میں افتراق نہ ہو لیکن جنرل ضیاء ان پاکستان افتراق وانتشار اس لئے پیدا کر رہا ہے تاکہ وہ حکومت کر سکے جیسا کہ نیویارک ٹائمز کے ۲۴ر فروری ۱۹۸۵ء کے الشورٰی میں مذکور ہے یہ سارا اسلام کا درد اپنے ذاتی مفاد کے لئے ہے۔

ولادت

(۱) ۔ مکرم محمد امین صاحب ۔ پنڈر مقیم شملہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹا عطاء فرمایا ہے موصوف اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں یکصد روپے ادا کرکے نومولود کی صحت وسلامتی، نیک، صالح وخادم دین ہونے اور درازیٔ عمر وبلندیٔ اقبال کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ (خاکسار غلام نبی نیاز مبلغ سلسلہ سرینگر)

(۲) ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بیٹی عزیزہ تنویر احمد بیگم اہلیہ عزیز مولوی صغیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ شیموگہ کو بتاریخ ۲۳ر ۱۹۸۵ء پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے بچے کا نام "مبشر احمد" تجویز کیا گیا ہے۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ ۱۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کرکے زچہ بچہ کی صحت وسلامتی اور نومولود کے نیک صالح وخادم دین ہونے اور درازیٔ عمر وبلندیٔ اقبال کے لئے قارئین کی خدمت میں دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

(خاکسار سعداللہ کریم علی سکندرآباد)

قیادت علاقائی صوبہ بہار

جملہ قائدین وعہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ بہار کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم محمد عبدالباقی صاحب آف بڑہ پورہ حال مقیم پٹنہ کو ۳۰ر اکتوبر تک کے لئے قائد علاقائی صوبہ بہار نامزد کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس تقرری کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور صوبہ بہار کی مجالس میں بیداری کی ایک نئی روح پھونکنے کا موجب بنائے۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

درخواست ہائے دعا

● ۔ محترمہ فیروزہ خاتون صاحبہ کٹک بیس روپے اعانت بدر میں ادا کرکے اپنے بیٹے عزیزہ نوشاد علی متعلم میڈیکل کالج فائینل ایئر اور نواسوں کی کامل وعاجل شفایابی اور خود کی پریشانی کے ازالہ کے لئے۔ ● ۔ مکرم خورشید اللہ صاحب لون اور مکرم بشیر احمد صاحب شملہ پچاس روپے اعانت مشکوٰۃ میں ادا کرکے اپنی اور تمام افراد جماعت شملہ کی دینی ودنیوی ترقیات کے لئے ● ۔ مکرم غلام محمد صاحب بانڈے (ماندوجن) کشمیر دینی ودنیوی ترقیات کے لئے ● ۔ مکرم بشیر احمد صاحب ناصر رشی نگر کی والدہ کی کامل وعاجل شفایابی کے لئے ● ۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب گنائی رشی نگر کی کامل صحت وشفایابی کے لئے ● ۔ مکرم مولوی عبدالسلام صاحب انور مبلغ سلسلہ رشی نگر اپنے والدین کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر نیز جماعت احمدیہ رشی نگر کے تمام بچوں کی امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے۔

● ۔ محترمہ عابدہ نشاد صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سورب اپنی بیٹی عزیزہ نصرت جہاں سلمہا کی امتحان میٹرک میں نمایاں کامیابی نیز شوہر کی صحت وسلامتی اور دینی ودنیوی ترقیات کے لئے ● ۔ محترمہ کنیز فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محبوب علی صاحب جمشید پور (بہار) پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کرکے اپنی بیٹی روشن آراء بیگم سلمہا کی میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے۔ ● ۔ محترمہ سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالعظیم صاحب درویش قادیان اپنے پوتے عزیز ہارون رشید تبریز کی سالانہ امتحان میں نمایاں کامیابی کی خوشی میں پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کرکے عزیز کی دینی ودنیوی ترقیات کے لئے۔

● ۔ محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب درویش قادیان اپنے بچوں کی امتحان میں کامیابی اور نواسی کے قرآن مجید ختم کرنے کی خوشی میں دس روپے اعانت بدر میں ادا کرکے تمام بچوں کی دینی ودنیوی ترقیات کے لئے۔

● ۔ مکرم محمود احمد صاحب یادگیری بیدر (کرناٹک) جماعت احمدیہ بیدر کی ترقی اور مضبوطی کے لئے ● ۔ مکرم محمد حبیب اللہ صاحب گوٹا (بانچی) مختلف مدات میں پچیس روپے بھجواتے ہوئے اپنے بچوں عزیزان محمد ظفر اللہ احمد جنید، محمد جاوید انور، شاہد انوری اور نوشابہ سروری کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور دینی ودنیوی ترقیات کے لئے ● ۔ محترمہ زینب نسرین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی (بہار) اپنے بیٹے عزیز کاشف انور سلمہ جو بخار سے پریشان ایک ہفتہ سے بیمار ہے کی کامل وعاجل شفایابی کے لئے۔ ● ۔ مکرم محی الدین صاحب غوری شاہ نگر کے فرزند مکرم حفیظ الدین صاحب غوری نے حیدرآباد میں ایک نئی دوکان کھولی ہے مکرم محی الدین صاحب غوری یکصد روپیہ مختلف مدات میں ادا کرکے نئی دوکان کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے۔ ● ۔ مکرم منور احمد صاحب تو بر کالا بن نوہار کو بی ایڈ کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے

● ۔ مکرم مولوی سید وسیم احمد صاحب ٹیماپوری نائب ایڈیٹر ہفت روزہ بدر قادیان اپنی ہمشیرہ عزیزہ ریحانہ پروین سلمہا کے رشتہ کے بابرکت ہونے۔ بھائی مکرم منور احمد صاحب مجیب منیر کے کاروبار میں برکت اور والدین کی صحت وسلامتی کے لئے نیز اپنے بھائی کے بچوں اور ماموں کے بچوں کے سالانہ امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

مدراس میں جماعتِ احمدیہ کی کامیاب سالانہ کانفرنس

صدر قانون ساز اسمبلی تامل ناڈو اور دیگر سرکردہ سکالروں کی شرکت

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۹ ر ۱۰ مارچ ۱۹۸۵ء کو مدراس میں جماعت احمدیہ کی دو روزہ کامیاب سالانہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کے انتظامات کے لئے پہلے ہی سے ایک سب کمیٹی بنا دی گئی تھی۔ کانفرنس کی تشہیر کے لئے بڑے بڑے پوسٹرز اردو اور تامل میں شائع کر کے سارے شہر میں چسپاں کئے گئے۔ اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی کو اطلاع دی گئی۔ نیز مختلف مذاہب و اقوام سے تعلق رکھنے والے سرکردہ افراد و معززین، وزراء اور دیگر سکالروں سے ایک وفد کی صورت میں مل کر اور انہیں انگریزی و تامل میں شائع شدہ خوبصورت انویٹیشن کارڈ بھجوا کر شمولیت کی دعوت دی گئی۔ اس موقعہ پر مشن ہاؤس کو رنگ برنگے قمقموں اور ٹیوب لائٹوں سے خوب مزین کیا گیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے ہماری کوششوں کو قبول فرماتے ہوئے اس کانفرنس کو ہر جہت سے کامیاب فرمایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ کانفرنس کی مختصر روئیداد درج ذیل ہے:-

مقابلہ جات

مورخہ ۹-۳-۸۵ کو صبح دس بجے احمدیہ مسلم مشن کے لیکچر ہال میں مکرم مولوی محمد ایوب صاحب کی زیر صدارت مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کے تلاوت قرآن مجید، نظم اور تقاریر کے مقابلہ جات ہوئے۔ جج کے فرائض مکرم مولوی محمد علی صاحب مبلغ مقامی اور مکرم خلیل احمد صاحب نے سرانجام دیئے۔ یہ دلچسپ پروگرام ایک بجے تک جاری رہا۔

تربیتی اجلاس

اسی دن شام کو لیکچر ہال میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس سے قبل آپ نے دو نکاحوں کا اعلان کرتے ہوئے موقعہ و محل کے مطابق فلسفۂ نکاح پر خطاب فرمایا جس کا ترجمہ خاکسار نے کیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد خاکسار نے اردو اور تامل میں کلمہ طیبہ کی عظمت و اہمیت واضح کرتے ہوئے بتایا کہ آج اسلام کے نام پر بنائی گئی مملکت پاکستان میں اسی کلمہ طیبہ کو مٹایا جا رہا ہے۔ اور اس کی بے حرمتی کی جا رہی ہے۔ خاکسار نے اس سلسلہ میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور نے ساری دنیا کے احمدیوں کے نام فرمایا تھا۔

بعدہٗ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نائب صدر جماعت احمدیہ نے انگریزی زبان میں تقریر کرتے ہوئے حکومتِ پاکستان کی اس غیر اسلامی حرکت کی شدید الفاظ میں مذمت کی۔

اجلاس کی آخری تقریر محترم ناظر صاحب کی ہوئی۔ آپ نے قرآن کریم کی متعدد آیات کی روشنی میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کی صداقت کا ذکر کرنے کے بعد آپ کے خلاف مخالفین کی طرف سے کی جانے والی اب تک کی ریشہ دوانیوں اور اُن کے انجام پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

صدارتی تقریر کے بعد آپ نے مجالس خدام و اطفال کی طرف سے منعقدہ علمی مقابلہ جات میں اوّل، دوم اور سوئم آنے والوں کو انعامات تقسیم کئے۔ دُعا کے ساتھ یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

دُوسرا دن

مورخہ ۱۰-۳-۸۵ کو صبح ۱۰ بجے لیکچر ہال میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل کی زیر صدارت جلسہ پیشوایان مذاہب کی کارروائی خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوئی۔

سب سے پہلے مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے جماعت احمدیہ کی عالمگیر حیثیت کا ذکر کرتے ہوئے قومی یکجہتی کے لئے جماعتی مساعی پر روشنی ڈالی اور آج کے جلسہ کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی۔

صدر قانون ساز اسمبلی تامل ناڈو کی تقریر

اس جلسہ کا افتتاح جناب تامل ناڈو کے ہر دلعزیز لیڈر، نامور مقرر و سکالر اور تامل ناڈو قانون ساز اسمبلی کے صدر ایم۔ پی۔ شیونانم نے اپنی تقریر سے کیا۔ آپ نے بتایا کہ مجھے احمدیہ مسلم مشن میں دوسری دفعہ آکر تقریر کرنے کا موقعہ ملا ہے۔

میں تامل ناڈو کی اسمبلی کے صدر ہونے کی حیثیت سے حکومت اور حزب مخالف کے درمیان مصالحت و ہم آہنگی کی خاطر کام کر رہا ہوں۔ آج مذاہب کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے منعقد ہوئی اس کانفرنس کا افتتاح کرنا میرے سپرد کیا گیا ہے۔ مجھے جماعتِ احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ انگریزی اور تامل کتابوں کے مطالعہ کا بھی موقعہ ملا ہے۔ اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ جماعت ایک پُرامن اور نہایت مخلص جماعت ہے۔ اور اس جماعت کی تعلیم اس زمانہ کی ضرورت کو پورا کرنے والی ہے۔

آپ نے بتایا کہ آج سیاست اپنے مفاد کی خاطر مذہب کو آلہ کار بنا کر [illegible] کر رہی ہے جس سے ہر قسم کا فتنہ و فساد دنیا میں رونما ہو رہا ہے۔ ہمارے تمام اختلافات صرف عبادات کے طریقوں میں پائے جاتے ہیں۔ ورنہ ہم سب ایک ہی خدا کی عبادت کرنے والے ہوتے ہیں۔ مجھے بچپن سے ہی اسلام سے تعلق اور اُنس تھا۔ جب جوان ہوا تو سیاسی پلیٹ فارموں پر بھی مسلمان لیڈروں سے ہی رابطہ رہا۔

آپ نے بتایا کہ انفرادی طور پر کوئی شخص اگر ظلم و ستم کرتا ہے تو اس سے اُس شخص کی قوم اور اُس کے مذہب کو ملزم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اندرا گاندھی کا قاتل ایک سکھ تھا۔ مہاتما گاندھی جی کا قاتل ایک ہندو تھا اور پاکستان کے پہلے وزیر اعظم نواب لیاقت علی خان کا قاتل ایک مسلمان تھا۔ اس انفرادی حیثیت کو مذہبی جامہ پہنا کر سکھ ازم، ہندو ازم یا اسلام کو زیر الزام نہیں کر سکتے ہیں۔

آپ نے بتایا کہ مذاہب کے درمیان پیدا ہونے والی غلط فہمیوں کو دور کرنے اور باہم اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کے لئے اس قسم کے جلسے جماعت احمدیہ کے دوش بدوش دیگر اہل مذاہب کو بھی منعقد کرنے چاہئیں۔

صدر اسمبلی نے بتایا کہ مجھے کئی مغربی ممالک میں جانے کا اتفاق ہوا ہے وہاں سب کا لباس خوراک اور تہذیب و تمدن ایک جیسا ہے مگر باوجود اس یک رنگت کے آج ساری دُنیا کو ان ہی لوگوں کی طرف سے خطرہ ہے۔ لیکن ہمارے ملک بھارت میں جو ۷۰ کروڑ کی آبادی پر مشتمل ہے بے شمار مذاہب، زبانیں، تہذیبیں پائی جاتی ہیں لیکن باوجود ان اختلافات کے ہمارے درمیان اتحاد اور امن اور شانتی کی فضا پائی جاتی ہے۔ اور یہ امن اور شانتی اس ملک کی ملٹری یا حکومت کے قوانین کے ذریعہ قائم نہیں ہوئی۔ بلکہ انبیاء اور پیشوایانِ مذاہب کی تعلیمات کی وجہ سے ہوئی ہے۔ میں جب بھی احمدیہ مسلم مشن میں آتا ہوں تو دل کھول کر بات کرتا ہوں۔ اس لئے کہ مجھے آپ لوگوں کے چہروں میں خلوص اور معصومیت نظر آتی ہے۔ میں صدق دل سے جماعتِ احمدیہ کو اس کی پُرامن تعلیمات اور کوششوں کے لئے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

قرارداد

صدر قانون ساز اسمبلی کی تقریر کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے حکومت پاکستان کی طرف سے جاری کردہ احمدیوں کے خلاف غیر اسلامی اور غیر انسانی آرڈیننس پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے ایک ریزولیشن پیش کیا جس کی تمام حاضرین نے یک زبان ہو کر تائید کی۔

پادری ڈاکٹر این۔ جیوانند نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جب مجھے مشن کی طرف سے تقریر کرنے کے لئے دعوت نامہ موصول ہوا تو میں حیران رہ گیا۔ اس لئے کہ یہ میرے لئے ایک نیا تجربہ تھا۔ تاہم جب میں نے یہاں آکر دیکھا تو میری سنجیدہ اور

تعلیم یافتہ دوستوں سے ہی ملاقات ہوئی۔ اس موقعہ پر میرا مختصر پیغام یہی ہے کہ آج کی پُرخطر دُنیا میں اور بدامنی کے زمانہ میں یسوع مسیح کی پُرامن تعلیمات پر عمل کرنے سے ہی نجات حاصل ہو سکتی ہے۔

شری رام کرشن مٹھ کے سوامی رانگوانند نے قومی یکجہتی کے لئے رام کرشن مشن کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ہر مذہب کی بنیاد ایک خدا کی عبادت پر ہے۔ لیکن لوگ خدا کا الگ الگ نام اپنا کر باہم جھگڑتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں بار بار اس بات کا اظہار کیا کہ قومی یکجہتی کے لئے اس قسم کی کانفرنسوں کے انعقاد کی ہر مقام پر ضرورت ہے۔

اس کے بعد خاکسار نے اسلام کی پُرامن تعلیمات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس میں ہر مذہب کی بنیادی تعلیم پائی جاتی ہے۔ آج نام نہاد اسلامی ممالک میں اسلام کے نام پر جو ظلم و ستم ہو رہے ہیں ان کا اسلام کے ساتھ دُور کا بھی واسطہ نہیں۔ خاکسار نے اس ضمن میں کئی تاریخی حوالہ جات پیش کئے۔ آخر میں اس زمانہ کے موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپؑ کے ذریعہ اکناف عالم میں رونما ہونے والے روحانی تغیر و انقلاب کا ذکر کیا۔

خاکسار کی تقریر کے بعد گورو نانک ست سنگ سبھا مدراس کے صدر لفٹننٹ کرنل (ریٹائرڈ Retd) دیا سنگھ گل نے سکھ ازم پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ اس قسم کے جلسے ایک دوسرے کے درمیان پیدا شدہ غلط فہمیوں کو ختم کرنے کے لئے بہت ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔ میں عرصہ دراز سے جماعت احمدیہ اور اس کی پُرامن پالیسی سے واقف ہوں۔ اس کے بعد آپ نے بابا گورو نانک جی مہاراج کی سیرت و سوانح اور آپ کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ اور مختلف تاریخی واقعات کی روشنی میں مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان جو باہمی تعلقات اور خلوص و محبت کے جذبات تھے ان کا ذکر کیا۔

آخر میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے محترم جناب ناظر صاحب نے بتایا کہ صحیح معنوں میں قلب کو سکون اور اطمینان حاصل کرنے کے لئے تقویٰ اختیار کرنے اور توحید کے ساتھ ربط کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں آپ نے قرآن مجید اور دیگر مذہبی پستکوں میں جو تعلیم پائی جاتی ہے اس پر روشنی ڈالی۔

آخر میں آپ نے اس پُر ضلالت اور گمراہ کُن زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے کلجگ میں ظاہر ہونے والے کلکی اوتار کی آمد اور اُن کی تعلیمات اور علامات پر روشنی ڈالی۔ اور نہایت واضح رنگ میں بتایا کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اپنے تمام وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو موعود اقوام عالم کے طور پر مبعوث فرمایا۔ اس اردو تقریر کا خلاصہ مکرم مولوی محمد علی صاحب نے سُنایا۔ دُعا کے ساتھ یہ نہایت بابرکت مجلس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

جلسہ سیرت النبی صلعم

اسی دن بعد نماز مغرب دارالتبلیغ احمدیہ مسلم مشن کے باہر ایک جلسہ سیرت النبی صلعم نہایت وسیع پیمانے پر خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم مزمل احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے جماعت احمدیہ کا تعارف کرانے کے بعد اس کے عقائد بیان کئے۔ اور مسلمانوں میں جماعت کے بارے میں جو غلط فہمیاں پھیلا دی گئی تھیں ان کا ازالہ کیا۔

جلسہ کی پہلی تقریر مکرم بشارت احمد صاحب کی ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت رسول کریم صلعم نے توحید اور مساوات انسانی کے قیام کے لئے اپنی ساری زندگی وقف کر دی تھی۔ آپ نے آج نام نہاد اسلامی مملکتوں میں جو غیر اسلامی اور غیر انسانی قوانین جاری کئے گئے ہیں ان پر بھی تبصرہ کیا۔

دوسری تقریر مکرم مولوی محمد علی صاحب مبلغ مقامی کی ہوئی۔ آپ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام نے عقائد اور اعمال کے میدانوں میں جو عظیم الشان انقلاب برپا فرمایا ہے اس کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اور حضرت رسول کریم صلعم کے بعد شریعت محمدیؐ کے تحت غیر تشریعی نبوت کے ظاہر ہونے کے بارے میں قرآن و احادیث سے متعدد دلائل پیش کئے۔

اس کے بعد مکرم ناصر احمد صاحب نے اپنی تقریر میں مختلف مثالوں کے ذریعہ بتایا کہ اسلام کی تمام تعلیمات دائمی اور عالمگیر ہیں۔ اور رہتی دُنیا تک کے لئے قابل عمل ہیں۔

ازاں بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے "حضرت رسول کریم صلعم بحیثیت رحمۃ للعالمینؐ" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جاری اس دعوت کو دُنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔

اس کے بعد علاقہ تامل ناڈو کے ایک مایہ ناز مقرر، مصنف اور محقق مشری اڈیار نے تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ اس زمانہ کے تمام مسائل کا حل اور اُن کی یکسوئی آج صرف اور صرف اسلامی تعلیمات کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔ حضرت محمد صلعم کی تاریخ اور سیرت و سوانح ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح ہے۔ اور اس عظیم درسگاہ سے ہر کوئی سبق حاصل کر سکتا ہے۔

قابل مقرر نے حضرت رسول کریم صلعم کے بچپن، جوانی اور آخری عمر کی حالتوں کا تبصرہ کرتے ہوئے بتایا کہ زندگی کے ہر شعبہ کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کو آپ کے وجود میں کامل نمونہ ملتا ہے۔

آخر میں محترم ناظر صاحب نے تقریر کرتے ہوئے سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت احمد علیہ السلام کی آمد کا تذکرہ فرمایا۔ اور ختم نبوت کی حقیقت پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ اسی کے ساتھ رات دس بجے یہ جلسہ نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ گاہ میں مختلف اقوام و ملل کے ساتھ تعلق رکھنے والے لوگ کثیر تعداد میں موجود تھے۔

لائبریری اور دارالمطالعہ کا افتتاح

اس موقعہ پر احمدیہ مسلم مشن کے ہال میں ایک لائبریری اور دارالمطالعہ کا محترم جناب ناظر صاحب نے اجتماعی دُعا کے ساتھ افتتاح فرمایا۔

اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور بہتوں کے لئے ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین۔

اعلاناتِ نکاح

(۱) :- مورخہ [illegible]/۸۵ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے مکرم عبدالرحیم خان صاحب ابن مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب بھدرواہ کا نکاح مکرمہ جمیلہ ناصر صاحبہ بنت مکرم ماسٹر عبدالقدیر صاحب گناؤ بھدرواہ کے ساتھ مبلغ چھ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

اس خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ پندرہ روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ ملک محمد بشیر درویش قادیان

(۲) :- مورخہ [illegible]/۸۵ء کو مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر انچارج مبلغ بنگال نے عزیز نورالحق سلمہ ابن مکرم تفضل حسین صاحب مرحوم ساکن کیرنگ کا نکاح عزیزہ شکیلہ بیگم صاحبہ سلمہا بنت مکرم سلیمان خان صاحب ساکن کلکتہ کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ عزیز نورالحق سلمہ نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

خاکسار۔ عبدالرؤف قائد مجلس کیرنگ (بنگال)

(۳) :- مورخہ [illegible]/۸۵ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے برادرم مکرم مطلوب احمد صاحب خورشید متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان ابن مکرم مقصود احمد صاحب مرحوم آف بھدرک کا نکاح میری ہمشیرہ نسبتی عزیزہ عبیدہ خاتون سلمہا بنت مکرم رفیع احمد صاحب ساکن خانپور ملکی (بہار) کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ خوشی کے اس موقعہ پر بطور شکرانہ اعانت بدر میں دس روپے ادا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ [illegible] آفتاب احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

— قارئین سے ان تینوں رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ادارہ)

جماعتہائے احمدیہ آندھرا پردیش کی دو روزہ کامیاب کانفرنس (بقیہ صفحہ اوّل)

جو ان کے اخلاص پر دلالت کرتا ہے فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ علاوہ ازیں جماعت ہائے احمدیہ آندھرا پردیش کو اس کانفرنس میں شرکت کے لئے خطوط سے بھی بار بار توجہ دلائی گئی۔ الحمد للہ کہ حیدرآباد۔ سکندرآباد۔ مشاد نگر۔ جڑچیرلہ۔ محبوب نگر۔ وڈمان۔ چینتہ کنٹہ۔ ظہیرآباد۔ جیزرہ پور۔ عادل آباد۔ جگنہ پیٹھ کے کثیر التعداد افراد جماعت نے شرکت کی۔ جبکہ کنڈور۔ کاٹراپلی۔ نانچاری مڑدور۔ اوتاپور۔ گھن پور۔ بالا کرتی تمڑپلی۔ جنور۔ دنتی ماسٹرپلی۔ مٹرپلی اور منچی آپیل وغیرہ دیہات کے قریباً آٹھ صد نو مبائعین کانفرنس میں شریک ہوئے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

کنڈور کی روانگی

مورخہ ۱۴ مارچ کو مختلف کاموں کی انجام دہی کے لئے حیدرآباد سے خدام کے دو وفود کنڈور بھجوائے گئے۔ مورخہ ۱۵ مارچ کو محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب اپنی کار میں سات خدام کے ہمراہ اور محترم سید جہانگیر علی صاحب اپنی کار نیز دس افراد کے ساتھ کنڈور پہنچے جو حیدرآباد سے ۲۰۵ کلومیٹر دوری پر واقعہ ہے۔ اس غرض کے لئے مکرم سید جہانگیر احمد صاحب نے اپنی ایک لاری اور مکرم مسعود احمد صاحب میکانک نے بھی ایک لاری اور دو کاریں نیز مکرم سیٹھ ناصر احمد صاحب اپنی ایک جیپ وقف کی۔ اس کے علاوہ دو بسوں کا انتظام کیا گیا جس میں سے ایک بس کے اخراجات محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری نے ادا کئے۔ نیز محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے بھی حیدرآباد کی مستورات کو لے جانے کے لئے اپنی کار وقف کی۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ خیراً۔

مخالفین کی ریشہ دوانیاں

مخالفین اس کانفرنس کے انعقاد سے پریشان ہو گئے انہوں نے بعض مقامات پر احمدی خدام کا گھیراؤ کیا۔ بعض مقامات پر پوسٹر پھاڑ دیئے۔ اور مختلف طریقوں سے لوگوں کو کانفرنس میں شرکت سے روکنے کی کوشش کی۔ لیکن عشاق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محبان امام مہدی علیہ السلام تو ان تکلیفوں میں بھی راحت محسوس کرتے ہیں۔ اے کاش کہ مخالفین اس امر کو سمجھیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی آمد

محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ کیرالہ کے دورہ کے بعد حیدرآباد تشریف لائے۔ آپ کا استقبال افراد جماعت احمدیہ حیدرآباد نے نام پلی (حیدرآباد) ریلوے اسٹیشن پر کیا۔ جبکہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان مورخہ ۱۶ مارچ شام پونے چار بجے بذریعہ طیارہ حیدرآباد پہنچے۔ ہوائی مستقر پہ آپ کا شایان شان استقبال کیا گیا۔ اس موقعہ پر محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے محترم صاحبزادہ صاحب کو پھولوں کا ہار پہنایا۔ اسی روز شام چھ بجے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب دو کاروں اور چار موٹر سائیکلوں پر بیس خدام کے جلو میں کنڈور کی طرف روانہ ہوئے۔

کانفرنس کا پہلا دن

تہجد کی نماز سے کانفرنس کے پروگراموں کا آغاز ہوا۔ جو محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ نے پڑھائی۔ بعد نماز فجر محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر جماعت احمدیہ سکندرآباد نے درس قرآن مجید دیا۔ آٹھ بجے اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع محترم محمد صادق صاحب صدر جماعت احمدیہ جڑچیرلہ کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں افتتاحی تقریر محترم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب ایم اے نے اور اختتامی تقریر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدرآباد نے کی۔ اطفال الاحمدیہ کے مقابلہ جات قرأت۔ نظم خوانی اور تقاریر ہوئے۔ اوّل، دوم، سوم آنے والے اطفال کو دوسرے دن محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے انعامات عطا فرمائے۔ ججز کے فرائض مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس معلم وقف جدید۔ مکرم محمد شمس الدین صاحب زعیم مجلس انصار اللہ حیدرآباد اور مکرم بشیر الدین احمد صاحب نے ادا کئے۔

ٹھیک دس بجے مجلس انصار اللہ کا اجتماع محترم سید جہانگیر علی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم شکیل احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد افتتاحی تقریر مکرم محمد شمس الدین صاحب زعیم مجلس انصار اللہ حیدرآباد نے کی۔ ازاں بعد مکرم محمد یعقوب صاحب صدر جماعت احمدیہ کنڈور، مکرم محمد عثمان صاحب کنڈور، مکرم محمد قاسم صاحب تمڑپلی، مکرم عبد الستار صاحب سبوانی معلم وقف جدید، مکرم محمد عبد الرؤف صاحب ناظر معلم وقف جدید، مکرم مولوی محمد یعقوب علی صاحب پیش امام منچی پلا (جو ۷۸ افراد سمیت دو ہفتہ قبل احمدیت میں داخل ہوئے ہیں) اور مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب ایم اے نے انصار اللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

بعدہٗ نماز ظہر و عصر ٹھیک تین بجے آج کے تیسرے اجلاس کی کاروائی محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب ایم ایس سی پی ایچ ڈی کی زیر صدارت شروع کی گئی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم شکیل احمد صاحب نے کی اور نظم مکرم محمد یعقوب صاحب منتی ماٹرپلی نے پیش کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی عبد الرؤف صاحب نیر مبلغ کنڈور، مکرم مولوی سید قمر الدین صاحب برقی مبلغ منتی ماٹرپلی، مکرم مولوی محمد اسمٰعیل خان صاحب تمڑپلی، مکرم مولوی نصیر احمد صاحب بھٹی مبلغ گھن پور، مکرم مولوی ظفر اللہ صاحب معلم وقف جدید کاٹراپلی، مکرم مولوی عبد الستار صاحب سبوانی معلم وقف جدید جنور، مکرم مولوی محمد یوسف صاحب معلم وقف جدید جگنا پیٹھ، مکرم رحمت اللہ صاحب کاٹراپلی نے تقاریر کیں۔ حیدرآباد کے ایک غیر از جماعت دوست محمد عبد الحفیظ صاحب نے اپنے تاثرات بیان کئے۔ بعد ازاں نماز مغرب و عشاء جمع کی گئیں۔ اور تمام افراد کو کھانا کھلایا گیا۔

کانفرنس کا دوسرا دن

تہجد کی نماز محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر جماعت احمدیہ سکندرآباد نے پڑھائی۔ جبکہ نماز فجر کے بعد محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے درس قرآن مجید دیا۔ جس کا ترجمہ مکرم تاج الدین صاحب [illegible] نے تلگو زبان میں کیا۔ بعدہٗ مکرم محمد شمس الدین صاحب فاضل قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد اور مکرم سید ابرار احمد صاحب نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کی زیر نگرانی خدام کے اجتماع کے پروگرام شروع ہوئے۔ سات بجے سے ۱۰ بجے تک خدام الاحمدیہ آندھرا پردیش کے مختلف ورزشی مقابلہ جات محترم مولوی نصیر احمد صاحب خادم کی زیر نگرانی ہوئے۔ جبکہ دس بجے کے بعد خدام کے علمی مقابلہ جات (قرأت نظم خوانی اور تقاریر) محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل کی زیر صدارت عمل میں آئے۔ ججز کے فرائض محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر جماعت احمدیہ سکندرآباد و محترم محمد صادق صاحب صدر جماعت احمدیہ جڑچیرلہ اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب معلم وقف جدید جگنا پیٹھ نے ادا کئے۔ ازاں بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ کو خدام حیدرآباد جلسہ گاہ میں لائے۔ جہاں آٹھ سو نو مبائعین قطاروں میں کھڑے اپنے معزز مہمان کو دیکھنے کے لئے بے چین تھے۔ جوں ہی آپ کار سے اترے محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد اور خاکسار نے آپ کی گل پوشی کی اور نو مبائعین نے ہاتھ ہلا ہلا کر فلک شگاف اسلامی نعروں سے آپ کا خیر مقدم کیا۔ اس موقعہ پر چار نوجوانوں نے احمدیت کی تبلیغ ایک مکالمے کی شکل میں پیش کی۔ ان میں سے ایک خادم احمدی تھا باقی تین غیر احمدی تھے اور واقعہ میں غیر احمدی ہی تھے جو احمدی خادم سے اسٹیج پر سوالات کر رہے تھے۔ ڈرامے کا اختتام اس رنگ میں ہوا کہ تینوں غیر احمدی لڑکوں نے احمدیت کو قبول کیا۔ اور مبارکبادیاں حاصل کیں۔ بعض احمدی خدام نے تلگو زبان میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کو قبول کرنے کے واقعہ کو منظوم کر کے پیش کیا۔ جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص و ایمان میں برکت اور استقامت عطا کرے۔ آمین

اختتامی اجلاس

کانفرنس کا آخری اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے کی جبکہ نظم سید شجاعت احمد صاحب نے پیش کی۔ ازاں بعد

دس نو مبائع صدر صاحبان نے قبول احمدیت کے بارے میں اپنے تأثرات بیان کئے۔ ان سب کو بطور انعام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ٹوپیاں پہنائیں اور محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے رومال پیش کئے۔ اس کے بعد مکرم محمد عبد الباسط صاحب انور نے خوش الحانی سے نظم پیش کی۔ بعد ازاں مکرم محبوب علی صاحب نمر پلی نے احمدیت کے حق میں تقریر کی۔ جس کا اُردو ترجمہ محترم مولوی محمد یوسف صاحب جگنا پیٹھ نے پیش کیا۔ آپ کو بھی محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے بطور انعام ایک رومال عطا کیا۔ آپ کے بعد مکرم رحمت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ کاٹرا پلی اور مکرم نصیر الدین صاحب مٹر پلی غیر احمدی نے ایمان افروز تقاریر کیں۔ مؤخر الذکر دوست نے احمدیت کے حق میں ایک بہت ہی پیاری نظم بھی کہی۔ بعد ہٗ مکرم تاج الدین صاحب اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب معلم نے تلگو زبان میں مکرم مولوی قیام الدین صاحب اور خاکسار نے اُردو میں تقاریر کیں۔ ازاں بعد محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ نے "موعود اقوام عالم" کے زیر عنوان برجستہ تقریر کی اور ہر مذہب کے بزرگوں کی پیشگوئیوں کو پیش کرکے ثابت کیا کہ موعود اقوام عالم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام ہیں۔ آپ کی تقریر کا ترجمہ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب معلم نے کیا۔

آپ کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ جس سے نو مبائعین کے ایمانوں میں تقویت پیدا ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ میں آپ سب نو مبائعین کو اس بات پر مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہیں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں حضرت امام مہدی علیہ السلام تک سلام پہنچانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ محترم موصوف نے جماعت احمدیہ حیدرآباد کی تبلیغی و تربیتی مساعی پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور انہیں حضور پُرنور کا یہ ارشاد بھی سُنایا کہ یہ حرکت اب رُکنی نہیں چاہیئے۔ خدا کرے کہ جلد احمدیت غالب آ جائے۔ اور یہ علاقہ احمدیت کے نور سے منور ہو جائے۔ آپ کے خطاب کا ترجمہ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب معلم جگنا پیٹھ کو پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے خطاب سے پہلے خدام اور اطفال کے اجتماعات کے انعامات تقسیم کئے۔ جس کا انتظام مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے کیا تھا۔ جماعت احمدیہ جڑ چرلہ اور محبوب نگر کی طرف سے نقدی کی شکل میں چند نو مبائع اطفال کو انعام دیا گیا۔ آخر میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب نے افسران بالا اور مقامی غیر مسلم افراد کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ پُرسوز اجتماعی دُعا کے ساتھ رات نو بجے یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔ کانفرنس کے جملہ اخراجات افراد جماعت احمدیہ حیدرآباد نے برداشت کئے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

متفرقات

کانفرنس میں غیر احمدی اخبارات کے نمائندگان اور کثیر الاشاعت تلگو اخبار "ودیم" کے نمائندہ نے بھی شرکت فرمائی۔ اس موقعہ پر محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری نے پانچ صد افراد کا مفت علاج کیا۔ محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی کی زیر صدارت صوبائی امیر کا انتخاب بھی اسی موقعہ پر عمل میں آیا۔ مستورات کے لئے پردہ کی رعایت سے جلسہ کی کارروائی سُننے کا انتظام کیا گیا تھا۔ لجنہ کا ایک جلسہ علیحدہ بھی منعقد ہوا۔ جس میں تلگو دان مستورات نے تقاریر کیں۔ حیدرآباد و سکندرآباد کی تینتیس مستورات کے علاوہ علاقہ ورنگل کی سینکڑوں ممبرات لجنہ بھی کانفرنس میں شریک ہوئیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس موقعہ پر احمدیہ مسلم مشن حیدرآباد کی طرف سے ایک بُک اسٹال بھی لگایا گیا۔ جس سے بلا مذہب و ملت کے متلاشیان حق و صداقت نے کتب حاصل کیں۔ جماعت کی طرف سے دس غیر مسلم معززین کنڈور کی دعوت بھی کی گئی۔ بلا تفریق مذہب و ملت گاؤں کے ہر فرد نے کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے مخلصانہ تعاون دیا۔ ایک ہندو معزز نے حضرت میاں صاحب کے قیام کا انتظام اپنے گھر میں کیا۔ پانی کی سپلائی بھی ہندو دوستوں نے اپنی باؤلی سے کی۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ خیراً۔

رات گیارہ بجے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب و محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل اور حیدرآباد سے دو صد افراد کاروں، موٹر سائیکلوں اور بسوں میں جلوس کی شکل میں واپس ہوئے۔ اور مقامی نو مبائعین نے پُرجوش نعرے لگا کر اپنے معزز مہمانوں کو الوداع کیا۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہماری حقیر مساعی میں برکت عطا کرے۔ آمین

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد عبد الحق صاحب انسپکٹر وقف جدید

برائے صوبہ جموں و کشمیر

جملہ جماعتہائے احمدیہ صوبہ جموں و کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۰/۴/۸۵ سے انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال و وصولی چندہ وقف جدید و تشخیص بجٹ سال ۸۶-۱۹۸۵ء کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت مبلغین و معلمین کرام سے انسپکٹر صاحب کے ساتھ کماحقہٗ تعاون کی درخواست ہے۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۰/۴/۸۵	کوریل	۲۶/۴/۸۵	۲	۲۸/۴/۸۵
جموں	۱۰/۴/۸۵	۱	۱۱	رشی نگر	۲۸	۳	۱/۵/۸۵
سرینگر	۱۱	۱	۱۲	ماندوجن	۱/۵/۸۵	۱	۲
ہاری پاری گام	۱۲	۱	۱۳	صوفین ماسن گاگرن	۲	۱	۳
اسلام آباد	۱۳	۲	۱۵	مانلو	۳	۱	۴
اندورہ	۱۵	۱	۱۶	ریشہ وار	۴	۱	۵
یاری پورہ	۱۶	۲	۱۸	سرینگر	۵	۱	۶
چیک ایرچھ نورمنی	۱۸	۲	۲۰	اونہ گام ترکپورہ	۶	۲	۸
ناصر آباد	۲۰	۲	۲۲	لولاب	۸	۱	۹
شورت	۲۲	۲	۲۴	سرینگر	۹	۴	۱۳/۵/۸۵
آسنور	۲۴	۲	۲۶	-	-	-	-

محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی حیدرآباد میں مصروفیات

حیدرآباد میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ کا قیام محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کے ہاں رہا۔ اس دوران آپ نے افراد جماعت سے انفرادی ملاقاتیں کیں۔ اور تبلیغی امور کے متعلق قیمتی مشورے دیئے۔ مورخہ ۱۸/۳/۸۵ کو آپ نے محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب کے نئے مکان کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس تقریب میں محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے بھی شرکت فرمائی۔ ایک روز کے لئے محترم صاحبزادہ صاحب یادگیر تشریف لے گئے۔ مورخہ ۲۲/۳/۸۵ کو محترم صاحبزادہ صاحب نے احمدیہ جوبلی ہال میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ مومن کو ہر حال پر راضی برضا رہنا چاہیئے نیز داعی الی اللہ بننے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ خطبہ جمعہ میں بعض غیر از جماعت افراد بھی موجود تھے۔ خطبہ جمعہ سے متعلق روزنامہ "ملاپ" اور "رہنمائے دکن" نے بھی خبر شائع کی۔ بعد نماز جمعہ تمام افراد جماعت حیدرآباد نے آپ سے مصافحہ اور معانقہ کا شرف حاصل کیا۔ اس موقعہ پر بھی آپ نے بعض احباب کو قیمتی مشورے دیئے۔ بعد ازاں مبلغ کے کوارٹر میں پون گھنٹہ تک تشریف فرما رہے۔ کر آپ نے محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد، محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر، محترم سیٹھ سید جہانگیر علی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد اور محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر جماعت احمدیہ سکندرآباد سے مختلف امور سے متعلق مشورے کئے۔ اور ضروری ہدایات سے سرفراز فرمایا۔ اپنے قیام کے دوران آپ محترم نواب اکبر یار جنگ صاحب مرحوم اور متعدد افراد جماعت کے گھروں پر خیریت دریافت فرمانے تشریف لے گئے۔

مورخہ ۲۴/۳/۸۵ کو صبح سات بجے حیدرآباد ہوائی اڈہ پر کثیر افراد جماعت حیدرآباد و سکندرآباد نے دُعاؤں کے ساتھ اپنے معزز مہمان کو الوداع کہا۔

"الخیر کلہ فی القرآن"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE - 276 207
CARDB---- BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD,
PH. 275475 }
RESI. 273903 } CALCUTTA - 700073.

"میں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"
(فتح اسلام ۔ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
(پیشکش)

لبرٹی ہوٹل } نمبر ۵-۲-۱۸۰ گولکنڈہ حیدرآباد ۵۰۰۲۵۳

وہ ہے بہتر گر کچھ خدمت آساں نہیں ۔ ہر قدم میں کوہ ماراں ہر گزر میں دشت خار

بی۔ ایم۔ الیکٹرک ورکس بمبئی

مناسب طور پر اپنے اغراض کیلئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے۔
• الیکٹریکل انجینئرس • لائسنس کنٹریکٹرس • الیکٹریکل ورکنگ • موٹر وائنڈنگ

GHULAM MAHMOOD RAICHURI
C/O LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD. VERSOVA
FOUR BUNGALOWS, ANDHERI (WEST)
574108 }
629389 } ٹیلیفون :- BOMBAY--58.

"AUTO CENTRE" تار کا پتہ
23-5222 }
23-1652 } ٹیلیفون نمبر :-

آٹو ٹریڈرز
۱۶۔ مینگو لین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
HM برائے :- ایمبیسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر
SKF بال اور رولر ٹیپر بیئرنگ۔ کے ڈی ٹی ہیوی ڈیوٹی
ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS,
16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲۔ تپسیا روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2 - TOPSIA ROAD. CALCUTTA - 700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS
D/2 /54 (1)
MAHADEVPET
MADIKERI - 571201.
(KARNATAK)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY - 8.

دگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس
بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور
تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے۔

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY.
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :۔ احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ ۔ نیو پارک سٹریٹ ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ ۔ فون نمبر ۴۳۴۱۷۱

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ { کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس بسٹ اکسٹ، جیون ٹریڈرس ۔ مدینہ میدان روڈ ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر :۔ شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر :۔ 294 }

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گولڈ الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو ۔ ٹی وی ۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے" (کشتی نوح)

پیشکش :۔ ROYAL AGENCY

C. B. CANNANORE - 670001.

H.O. PAYANGADI - 670303.

PHONE :- PAYANGADI :- 12. CANNANORE :- 4438.

حیدرآباد میں — فون نمبر :- 42301

یونائیٹڈ موٹر گاڑیوں
کی اطمینان بخش اور قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمدیہ پیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

(۷۸۴-۱-۱۶ سعید آباد ۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۱)

فون نمبر :- 42916 ٹیلیگرام :- "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز :- کرنٹ بون ۔ بون میل ۔ بون سینیوس ۔ ہارن ہوفس وغیرہ !

(پتہ)

نمبر ۲-۴-۴۸/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"دین اسلام کی تعلیم کا پہلا "لا اکراہ فی الدین" کا شعور ہے"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل، نیز ربر پلا ۔ ٹاٹ اور کینوس کے جوتے !